٧٨٦

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

اصولِ قرآتِ سبعہ

موسومہ تاریخی

ہدیہ ریاض القاری

١٣٧٧ھ

مؤلفہ

قاری ریاض الدین احمد

ہے ان آئمہ کی ساری زندگیاں قرآن مجید کی خدمت میں صرف ہوگئیں ان کے جذبہ ایمانی اور تحقیق و تجسس کا یہ عالم تھا کہ بڑی بڑی صعوبتیں برداشت کر کے دور دور تک سفر کرتے اور بیشمار مشکلات سہہ کر قرآن مجید کے رموز اور تجوید کا لب لباب حاصل کرتے رہے صرف ایک امام نافع مدنی نے ستر تابعین سے قرآن مجید پڑھا۔ آئمہ سبعہ سات چاند ہیں اور ان کے چودہ راوی چودہ ستارے ہیں، جنہوں نے فن تجوید و قراءت سبعہ کو مستحکم بنادیا۔ اور آنیوالی نسلوں کے لئے آسانیاں پیدا کردیں۔

زیر نظر رسالہ :- احقر کو ابتداء ہی سے فن تجوید سے دلچسپی تھی، والد مرحوم مولوی حکیم شاہ محمد صاحب صدیقی اور برادر مرحوم مولوی حکیم ابوالفدا محمود احمد صاحب (سابق مہتمم جامعہ نظامیہ) کے التفات نے مجھے اور زیادہ اس طرف راغب کردیا لیکن میرے اس عزم میں پختگی میرے مرحوم ماموں اور خسر مولوی حافظ حکیم ابوالقاسم نور محمد صاحب صدیقی (شاگرد حضرت رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ و حضرت شیخ الہند محمود الحسنؒ) کی توجہات سے پیدا ہوئی، چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ جہاں تک مجھ سے ممکن ہوسکے اس فن کے حصول کی سعی کروں، حضرت شیخ القراء مولانا قاری میر روشن علی صاحب مدظلہ کا شکر گزار ہوں کہ حضرت موصوف نے میرے شوق تیز گامی سے زیادہ مجھ پر نظر التفات رکھی اور بطور تحدیث نعمت یہ کہہ سکتا ہوں کہ بحمد اللہ میرے شیخ نے مجھے اس فن سے نوازا اور آج تقریباً تیس سال سے میں حضرت ممدوح سے استفادہ کر رہا ہوں حضرت کے اس فن میں کمال و علو مرتبت کیلئے علامہ ضیاء یار جنگ مرحوم کا یہ قطعہ کافی ہے۔

قدر روشن علی کہ میداند — نیست واقف ضیا کس از حالش
قاری این چنین بہ ہند کجا — در عرب کمتر اند امثالش

اور یہ حضرت شیخ مدظلہ کے شفقت آمیز اصرار ہی کا نتیجہ ہے کہ زیر نظر رسالہ مسمی باسم تاریخی "ھدیۂ ریاض القاری" کی تالیف کی طرف توجہ کرنی پڑی، اس رسالہ کی تالیف کا مقصد صرف آئمہ سبعہ کی پیروی اور خدمت قرآن مجید کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں تک میرے علم و اختیار میں تھا میں نے آئمہ سبعہ کے حالات و قواعد راویوں کے دقائق و رموز غرض قراءت سبعہ کے اہم امور اس رسالہ میں بیان کردئے ہیں اور حضرت شیخ کو یہ رسالہ سنا چکا ہوں۔ آخر میں بہ کمال منت و زاری روضہ پاک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام گزرانتا ہوں اور حق سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ الٰہی بحرمت سید المرسلین میری اس حقیر خدمت قرآنی کو قبول فرما اور اپنے فضل و کرم سے اس کو میری مغفرت کا ذریعہ بنا والحمد للہ رب العالمین۔

ہے ان آئمہ کی ساری زندگیاں قرآن مجید کی خدمت میں صرف ہوگئیں ان کے جذبہ ایمانی اور تحقیق و تجسس کا یہ عالم تھا کہ بڑی بڑی صعوبتیں برداشت کر کے دور، دور تک سفر کرتے اور بیشمار مشکلات سہہ کر قرآن مجید کے رموز اور تجوید کا لب لباب حاصل کرتے رہے صرف ایک امام نافع مدنی نے ستر تابعین سے قرآن مجید پڑھا۔ آئمہ سبعہ سات جانے ہیں اور ان کے چودہ راوی چودہ ستارے ہیں، جنھوں نے فن تجوید و قراءات سبعہ کو مستحکم بنا دیا۔ اور آنیوالی نسلوں کے لئے آسانیاں پیدا کردیں۔

زیر نظر رسالہ :۔ اختر کو ابتداہی سے فن تجوید سے دلچسپی تھی، والد مرحوم مولوی حکیم شاہ محمد صاحب صدیقی اور برادر مرحوم مولوی حکیم ابو الفدا محمود احمد صاحب (سابق مہتمم جامعہ نظامیہ) کے التفات نے مجھے اور زیادہ اس طرف راغب کردیا لیکن میرے اس عزم میں پختگی میرے مرحوم ماموں اور خسر مولوی حافظ حکیم ابو القاسم نور محمد صاحب صدیقی (شاگرد حضرت شاہ احمد صاحب محدث گنگوہی و حضرت شیخ الہند محمود الحسن ؒ) کی توجہات سے پیدا ہوئی، چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ جہاں تک مجھ سے ممکن ہوسکے اس فن کے حصول کی سعی کروں، حضرت شیخ القراء مولانا قاری میر روشن علی صاحب مدظلہ' کا شکر گزار ہوں کہ حضرت موصوف نے میرے شوق تیز گامی سے زیادہ مجھ پر نظر التفات رکھی اور بطور تحدیث نعمت یہ کہہ سکتا ہوں کہ بحمد اللہ میرے شیخ نے مجھے اس فن سے نوازا اور آج تقریباً تیس سال سے میں حضرت ممدوح سے استفادہ کر رہا ہوں حضرت کے اس فن میں کمال اور علو مرتبت کیلئے علامہ ضیاء یار جنگ مرحوم کا یہ قطعہ کافی ہے

قدر روشن علی کہ میداند — نیست واقف ضیا کسل از حالش
قاری این چنین بہ ہند کجا — در عرب کمتر اند امثالش

اور یہ حضرت شیخ مدظلہ' کے شفقت آمیز اصرار ہی کا نتیجہ ہے کہ زیر نظر رسالہ مسمی باسم تاریخی "**ہدیہ ریاض القاری**" کی تالیف کی طرف توجہ کرنی پڑی، اس رسالہ کی تالیف کا مقصد صرف آئمہ سبعہ کی پیروی اور خدمت قرآن مجید کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ جہاں تک میرے علم و اختیار میں تھا میں نے آئمہ سبعہ کے حالات و قواعد راویوں کے دقائق و رموز غرض قراءات سبعہ کے اہم امور اس رسالہ میں بیان کردئے ہیں اور حضرت شیخ کو پورا رسالہ سنا چکا ہوں۔ آخر میں بہ کمال منت و زاری روضہ پاک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام گزرانتا ہوں اور حق سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ الٰہی بحرمت سید المرسلین میری اس حقیر خدمت قرآنی کو قبول فرما اور اپنے فضل و کرم سے اس کو میری مغفرت کا ذریعہ بنا والحمد للہ رب العالمین۔

ابو عمرو بن العلاء بن عمار بن عبد اللہ بن الحصین بن الحارث بن جلہمہ بن خزاعی بن مازن ۔ آپ کی ولادت مکہ مکرمہ میں بزمانہ خلافت عبد الملک ۶۸ھ میں ہوئی، آپ کی تاریخ ولادت "حکم" ہے۔ گندمی رنگ، دراز قد، خالص عرب بصرہ میں نشو ونما پائی۔ آپ نے حجازی و عراقی تابعین کی جماعت سے علم قرأۃ حاصل فرمایا۔ تابعین اہل مکہ میں مجاہد، سعید بن جبیر، عکرمۃ بن خالد، عطاء بن رباح، عبد اللہ بن کثیر، محمد بن عبد الرحمن بن محیصن، حمید بن قیس الاعرج۔ تابعین اہل مدینہ میں یزید بن القعقاع القاری، یزید بن رومان، شیبۃ بن نصاح۔ تابعین اہل بصرہ میں الحسن بن ابی الحسن البصری، یحیی بن یعمر ہیں۔ ان حضرات نے ابن عباسؓ سے، وہ ابی بن کعبؓ سے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمایا۔ آپ کوفہ میں بزمانہ خلافت منصور ۱۵۴ھ میں وفات پائی۔

آپ کی تاریخ وفات "قدکم" ۱۵۴ ہے۔ آپ بصرہ میں قرأۃ کے امام تھے۔ آپ کا رمز (ح) ہے۔
آپ کے پہلے راوی (دوری) دوسرے (سوسی) ہیں۔

دوری: آپ کی کنیت ابو عمر، نام حفص بن عمر بن عبد العزیز بن صہبان الدوری ہے، اسی لفظ دوری سے منسوب ہیں۔ دور بغداد میں ایک موضع ہے۔ آپ بواسطہ (یحیی بن المبارک الیزیدی) امام عمرو بن العلاء البصری سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کا

رمز (ط) ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں بمقام حدوۃ ۲۴۶ھ میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات "ماہر" ۲۴۶ ہے۔

سوسی: آپ کی کنیت ابو شعیب، نام صالح بن زیاد بن عبد اللہ بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن الجارود السوسی ہے۔ اسی لفظ سوسی سے منسوب ہیں۔ سوس ایک موضع کا نام ہے۔ آپ بھی بواسطہ (ابی محمد یحیی بن المبارک الیزیدی) امام عمرو بن العلاء البصری سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کا رمز (ی) ہے۔ آپ کی وفات ۲۶۱ھ خراسان میں ہوئی۔ "الکرم" ۲۶۱ آپ کی تاریخ وفات ہے۔

(۴) **امام عبد اللہ بن عامر شامی** رحمہ اللہ: آپ کی کنیت ابو عمران، نام عبد اللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعۃ الیحصبی الدمشقی ہے۔ یحصب یمن میں ایک قبیلہ ہے اسکی طرف نسبت ہے۔ آپ تابعی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل ۸ھ میں بموضع رحاب آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کی تاریخ ولادت (داح) ہے۔ دمشق کی فتح کے بعد آپ وہاں منتقل ہو گئے۔ بزمانہ خلافت ولید بن عبد الملک آپ دمشق کے قاضی تھے اور وہیں بزمانہ خلافت ہشام بن عبد الملک دسویں محرم ۱۱۸ھ میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات "حین" ۱۱۸ ہے۔ آپ مغیرۃ بن ابی شہاب اور ابو الدرداءؓ سے قرأۃ حاصل فرمائی۔ مغیرہؓ نے عثمان بن عفانؓ سے، ابو الدرداءؓ اور عثمانؓ بن عفان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرأۃ حاصل فرمائی۔

آپ شامی قرآۃ کے امام تھے۔ آئمۂ قرأ سبعہ میں آپ اور امام عمرو ابن العلاء بصری ہی ایسے امام ہیں جو آزاد اور خالص عربی ہیں۔ آپ کا رمز (ک) ہے۔ آپ کے پہلے راوی ہشام دوسرے ابن ذکوان ہیں۔

ہشام آپ کی کنیت ابوالولید نام ہشام بن عمار بن نصیر ابن ابان بن میسرۃ السلمی الدمشقی ہے۔ آپ بواسطۂ اسناد عراک ابن خالد بن یزید بن صالح المقری الدمشقی اور ایوب بن تمیم التمیمی الدمشقی۔ وہ دونوں بواسطہ یحیی بن الحارث الزماری امام ابن عامر شامی سے روایت کرتے ہیں۔ آپ دمشق کے اہل علم خطیب مقری، محدث، مفتی تھے۔ آپ کی ولادت ۱۵۳ھ میں ہوئی آپ کی تاریخ ولادت "ابو سعید" ہے۔ آپ کا انتقال دمشق میں ۲۴۵ھ میں ہوا آپ کی تاریخ وفات ہرمہ اور رمز (ل) ہے۔

ابن ذکوان آپ کی کنیت ابوعمرو نام عبداللہ بن احمد بن بشیر ابن ذکوان القرشی الدمشقی ہے۔ آپ اپنے جد ذکوان ہی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ آپ بھی بواسطہ اسناد امام ابن عامر شامی سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ایوب بن تمیم التمیمی سے قرأۃ حاصل فرمائی اور وہ بواسطۂ یحیی الزماری، امام ابن عامر شامی سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کی وفات ۲۴۲ھ دمشق میں ہوئی۔ آپ کی تاریخ وفات "مالک یوم الدین" اور آپکا رمز (م) ہے۔

(۵) امام عاصم کوفی آپ کی کنیت ابوبکر نام عاصم بن ابی النجود

بعضوں نے عاصم بن بہدلۃ، بعض عاصم بن ابی النجود بن بہدلۃ الاسدی لکھا ہے۔ لیکن آپ کے والد ابی النجود کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام بہدلۃ منقول ہے۔ آپ تابعی ہیں۔ آپ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن حبیب بن ربیعۃ السلمی و ابومریم زر بن حبیش بن حباشۃ الاسدی اور ابی عمرو سعد بن الیاس الشیبانی سے قرأۃ حاصل فرمائی۔ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن حبیب السلمی نے عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے، ابومریم زر بن حبیش الاسدی نے عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے اور ابوعمرو سعد بن الیاس الشیبانی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ ان صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمایا۔ آپ کوفہ میں قرأۃ کے امام تھے۔ آپ کی وفات کوفہ میں ۱۲۷ھ میں ہوئی آپ کی تاریخ وفات "وصال" اور آپکا رمز (ن) ہے۔ آپ کے پہلے راوی شعبۃ اور دوسرے حفص ہیں۔

شعبۃ آپ کی کنیت ابوبکر نام شعبۃ بن عیاش بن سالم الحناط الاسدی الکوفی ہے۔ آپ کی ولادت ۹۵ھ میں ہوئی آپ کی تاریخ ولادت "صاد" ہے۔ آپ امام عاصم کوفی سے پانچ پانچ آیت مثل بچوں کے پڑھکر تقریباً تین سال میں قرآن شریف ختم فرمایا۔ آپ جس جگہ تشریف رکھتے تھے بیس سال تک فرش نہیں کیا گیا۔ آپ بلاواسطہ امام عاصم کوفی سے روایت کرتے ہیں۔ بوقت وفات آپ کی بہن رو رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو۔

...مقام بلا فرش کو دیکھو جہاں میں نے اٹھارہ ہزار قرآن شریف ختم کیے ہیں ۔
...کی وفات ۱۹۳ھ میں ہوئی ۔ آپ کی تاریخ وفات "یا متعالی" اور رمز (ص) ہے ۔

حفص آپ کی کنیت ابو عمرو نام حفص بن سلیمان بن المغیرۃ
الاسدی البزاز الکوفی ہے ۔ آپ کی ولادت ۹۰ھ میں ہوئی آپ کی تاریخ
ولادت "ملاپ" ہے ۔ آپ امام عاصم کوفی کے ربیب تھے آپ اصحاب
عاصم میں قراۃ عاصم کے اعلم ثقہ تھے ۔ یحیی بن معین فرماتے ہیں
...شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اقرا اور میرے نزدیک تو قراۃ عاصم کی روا...
...صحیح روایت حفص کی روایت ہے ۔ آپ کی وفات ۱۸۰ھ میں ہوئی
آپ کی تاریخ وفات "امام زمان" ہے ۔ آپ امام عاصم کوفی
سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں ۔ آپ کا رمز (ع) ہے ۔

(۶) **امام حمزۃ کوفی** آپ کی کنیت ابو عمارہ نام حمزۃ بن حبیب
بن عمارۃ بن اسماعیل الزیات الکوفی ہے ۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ
میں ہوئی ۔ آپ کی تاریخ ولادت "مولد" ہے ۔ آپ متقی ، متورع عابد
زاہد صابر ، اجرت قرآن سے احتراز فرماتے ، راتوں میں بہت کم سوتے ہمیشہ
تلاوت قرآن میں مشغول ، جس وقت بھی کوئی شخص آپ سے ملا تو آپ کو قرآن
شریف پڑھتا ہوا پایا ۔ آپ جعفر الصادق ، ابو محمد سلیمان بن
مہران الاعمش محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی اور ابی حمزۃ
حمران بن اعین وغیرہ سے قراۃ حاصل فرمائی ۔ جعفر الصادق
اپنے والد محمد الباقر سے وہ اپنے والد زین العابدین سے وہ اپنے والد

حسین رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمائی ۔ اعمش یحیی بن وثاب سے وہ
علقمہ سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے حاصل فرمائی ۔ محمد بن ابی لیلی ، ابی المنہال سے وہ سعید
بن جبیر سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمائی ۔ حمران بن
اعین ، ابو الاسود سے وہ عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمائی ۔ آپ کی وفات
بمقام حلوان بعہد خلافت ابو جعفر المنصور ۱۵۶ھ میں ہوئی ۔ آپ
کی تاریخ وفات "عفو" ہے ۔ آپ کوفہ میں قراۃ کے امام تھے ۔ آپ کا رمز
(ف) ہے ۔ آپ کے پہلے راوی خلف دوسرے خلاد ہیں ۔

خلف آپ کی کنیت ابو محمد نام خلف بن ہشام البزار ہے آپ کی
ولادت ۱۵۰ھ میں ہوئی ۔ آپ کی تاریخ ولادت "علیم" ہے آپ کی عمر دس
سال کی تھی اس وقت آپ حافظ قرآن ہوئے ۔ اور تیرہ سال کی عمر سے
طلب علمی شروع فرمائی ۔ آپ عالم ثقہ ، زاہد اور عابد تھے ۔ آپ بواسطہ
ابو عیسی سلیم بن عیسی ابن سلیم بن عامر بن غالب
الحنفی ، امام حمزۃ کوفی سے روایت کرتے ہیں ۔ آپ کی وفات بغداد
میں ۲۲۹ھ میں ہوئی آپ کی تاریخ وفات "مصطفی" اور رمز (ض) ہے

خلاد آپ کی کنیت ابو عیسی نام خلاد بن خالد الکوفی ہے آپ کو ابن خلیہ

اور ابن عیسیٰ الصیرفی متوفی سے ہی موسوم کیا گیا ہے۔ آپ ثقہ، عارف، محقق، مجود، ضابطہ اور متقی تھے۔ علامہ دانی فرماتے ہیں آپ اصحاب سلیم میں اضبط اور اجل تھے۔ آپ بھی بواسطہ یحییٰ سلیم بن عیسیٰ بن سلیم بن عامر بن غالب الحنفی امام حمزۃ کوفی سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کی وفات کوفہ میں ۲۲۰ھ میں ہوئی۔ آپ کی تاریخ وفات "طهو" اور رمز (ق) ہے۔

(۷) امام کسائی کوفیؒ آپ کی کنیت ابوالحسن نام علی بن حمزۃ ابن عبداللہ بن بهمن بن فیروز الکسائی الکوفی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۱۹ھ میں ہوئی۔ آپ فارسی النسل ہیں۔ آپ کی تاریخ ولادت "احسن" ۱۱۹ ہے۔ آپ ہمیشہ کمبل کا احرام باندھتے، اسلئے کسائی سے مشہور ہیں۔ آپ امام حمزہ کوفی، محمد بن ابی لیلیٰ اور عیسیٰ بن عمر سے قراۃ حاصل فرمائی۔ امام حمزۃ کوفی اور محمد بن ابی لیلیٰ دونوں حضرات کی سند امام حمزہ کوفی کی سند میں گزر چکی۔ عیسیٰ بن عمر نے امام عاصم کوفی سے حاصل فرمائی و نیز عیسیٰ بن عمر نے طلحہ بن مصرف سے وہ نخعی سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعودؓ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل فرمائی۔ آپ اپنے زمانے کے لوگوں میں قراۃ کے امام اور قرآن شریف کے اعلم تھے۔ ابوبکر بن الانباری فرماتے ہیں "امام کسائی علم نحو اور عربی کے ماہر، قراۃ کے لئے لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوتا، لوگ آپ کے درس کو ضبط نہ کر سکتے اسلئے آپ کرسی پر تشریف فرماتے اور قرآن تلاوت فرماتے لوگ سنتے اور ضبط کرتے تھے جس وقت خلیفہ ہارون الرشید خراسان کی طرف متوجہ تھے آپ اون کے

ہمراہ بمقام قریہ رنبویۃ شہر رے میں ستر سال کی عمر میں ۱۸۹ھ میں انتقال فرمایا۔ آپکی تاریخ وفات "الحسین" ۱۸۹ اور آپکا رمز (ر) ہے آپ کے پہلے راوی لیث دوسرے راوی دوری ہیں۔

لیث آپ کی کنیت ابوالحارث نام لیث بن خالد البغدادی النحوی ہے۔ آپ ثقہ اور قراۃ میں ضابطہ تھے، حافظ ابو عمرو فرماتے تھے "آپ اجل اصحاب کسائی ہیں۔ آپ بلاواسطہ امام کسائی سے روایت فرماتے ہیں۔ آپکی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی آپ کی تاریخ وفات "عنیف" ۲۴۰ اور رمز (س) ہے۔

دوری آپ کی کنیت ابو عمر نام حفص بن عمر الدوری ہے آپ کو دوری کسائی کہتے ہیں حقیقت میں آپ وہی دوری بصری ہیں جو امام عمرو بن العلاء بصری کے پہلے راوی ہیں۔ آپ بلاواسطہ امام کسائی سے روایت کرتے ہیں۔ آپکا رمز (ت) ہے۔ رموز مذکورہ مفردہ کہلاتے ہیں۔ اگر دونوں راوی متفق ہوں تو امام کا رمز مستعمل ہوتا ہے ورنہ راوی کا ہوگا۔ علاوہ رموز مفردہ کے رموز مرکبہ بھی ہیں۔

رموز مرکبہ تینوں آئمہ کوفیین (عاصم۔ حمزۃ۔ کسائی) کسی قراۃ پر متفق ہوں تو (ث) ثائے مثلثہ ان کا رمز ہوگا۔ سوائے امام نافع مدنی کے (۶) آئمہ کسی قراۃ پر متفق ہوں (مکی۔ بصری۔ شامی۔ عاصم۔ حمزہ۔ کسائی) تو ان کا رمز (خ) خائے معجمہ ہوگا۔ ہر سہ آئمہ کوفیین و شامی (ابن عامر۔ شامی۔ عاصم۔ حمزۃ۔ کسائی) کسی قراۃ پر متفق ہوں تو اس صورت میں

(ذ) ذال معجمہ انکا رمز ہوگا ۔ امام مکی وہر سہ آئمہ کوفیین (ابن کثیر مکی عاصم
حمزہ ۔ کسائی) کسی قراۃ پر متفق ہوں تو (ظ) ظائے معجمہ رمز ہوگا امام ابو عمرو
بصری وہر سہ آئمہ کوفیین (عمرو بن العلا بصری عاصم حمزہ کسائی)
کسی قراۃ پر متفق ہوں تو (غ) غین معجمہ رمز ہوگا ۔ اگر اخوان (امام حمزہ
وامام کسائی) کسی قراۃ پر متفق ہوں توان کا رمز (ش) شین منقوطہ ہوگا
علاوہ رموز حرفی کے رموز کلمی بھی ہیں ۔

رموز کلمی (ابو بکر شعبہ ۔ امام حمزہ امام کسائی) کسی قراۃ پر متفق
ہوں تو صحبۃ ان کا رمز ہوگا ۔ (حفص ۔ امام حمزہ ۔ امام کسائی)
کسی قراۃ پر متفق ہوں تو صحاب ان کا رمز ہوگا ۔ (امام نافع مدنی وامام
ابن عامر شامی) کسی قراۃ پر متفق ہوں توان کا رمز عم ہوگا ۔ سما
(امام نافع مدنی ۔ امام ابن کثیر مکی امام ابو عمرو بصری) کا رمز ہے ۔
حق (امام ابن کثیر مکی وامام ابو عمرو بصری) کا متفقہ رمز ہے ۔ نفر
(ابن کثیر مکی وامام ابو عمرو بصری وامام ابن عامر شامی) کا متفقہ
رمز ہے ۔ حرمی (حرمیان امام نافع مدنی وامام ابن کثیر مکی)
کا متفقہ رمز ہے ۔ حصن (امام نافع مدنی ۔ امام عاصم کوفی ۔
امام عاصم کوفی ۔ امام حمزہ کوفی امام کسائی کوفی) کا متفقہ رمز ہے ۔

باب الاستعاذہ

تعوذ تحریراً قرآن مجید میں جماعاً کہیں نہیں لیکن بوقت ارادہ تلاوت قرآن مجید

اولاً اعوذ باللہ جہر سے پڑھنا بلا خلاف سب قراؤں کے پاس باتباع کتاب سنت
افضل ومختار ہے ۔ دلیل نصی سورۃ نمل میں (فاذا قرأت القرآن
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم) ہے ۔ دلیل سنت حضرت
نافع کی روایت ہے (فاما السنۃ فما رواہ نافع بن جبیر بن مطعم
عن ابیہ رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ استعاذ
قبل قراءۃ القرآن بھذا اللفظ بعینہ وبذالک قرأت وبہ اخذ) جو اپنے
والد جبیر سے وہ اپنے والد مطعم سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک شروع کرنے سے پیشتر اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم ادا فرماتے تھے ۔ انہیں الفاظ پر جمہور قراء کا اتفاق ہے ۔
علاوہ الفاظ مذکورہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم
بھی امام ابو عمرو دانی نے اپنی کتاب جامع میں بحوالہ سنن اربعہ بروایت
ابی سعید الخدری بیان فرمایا ہے ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان
اللہ ھو السمیع العلیم ۔ اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ
ھو السمیع العلیم بھی بلا ادغام و مع الادغام مروی ہے ۔ تعوذ میں کلمات
مذکور کے علاوہ جتنے بھی کلمے اور زیادہ کئے جائیں وہ خلاف سنت اور جمہور قراء
کے پاس ترک ہیں ۔ تعوذ میں جہر واخفا کا بھی اختلاف ہے ۔ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ
نے امام نافع مدنی اور امام حمزہ کوفی رحمہما اللہ کو خفیہ پڑھنے والوں میں اور
باقی ابن کثیر مکی ، ابو عمرو بصری ، ابن عامر شامی عاصم کوفی الکسائی کوفی کو جہر سے
پڑھنے والوں میں بتلایا ہے لیکن عامۃ قراء جہر سے ہے اور یہی مختار ہے ۔

قواعد قرأت امام نافع مدنی

باب البسملہ

(ب) قالون	(ج) ورش
دو سورتوں کے درمیان سوائے سورۃ توبہ، بسم اللہ پڑھتے ہیں۔	دو سورتوں کے درمیان سوائے سورۃ توبہ، بسم اللہ پڑھتے ہیں علاوہ بسم اللہ پڑھنے کے بلا بسم اللہ صرف ساکتہ یا سکتہ، وصل سے بھی پڑھتے ہیں (وصل سے سکتہ مختار ہے)

باب المدود

(ب) قالون	(ج) ورش
مدِ منفصل میں اول قصر پھر توسط سے پڑھتے ہیں۔ اور مدِ متصل میں صرف توسط پڑھتے ہیں۔	مدِ منفصل و متصل ہر دو میں صرف طول پڑھتے ہیں۔ اگر حرف مد بعد ہمزہ قطعی (اصلی) کے واقع ہو اور ہمزہ کے ماقبل کوئی حرف صحیح ساکن نہ ہو تو ایسے مد میں اول قصر پھر توسط پھر طول پڑھتے ہیں۔ اس مد کو مدالبدل کہتے ہیں جیسے اٰمَنَ۔ اُوتِیَ۔ ایمان وغیرہ لیکن اسرآئیل اور یؤاخذ یہ دونوں الفاظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ اسرآئیل میں صرف قصر اور یؤاخذ میں بلا واد

مفتوحہ مروی ہے۔ اگر ماقبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے قرآن مَسْئُولًا وغیرہ یا حرف مد بعد ہمزہ وصلی واقع ہو جیسے ایْتِ وغیرہ میں تو یہاں بھی صرف قصر مروی ہے یا ماقبل ساکن تو ہو لیکن حرف صحیح نہ ہو بلکہ مد یا لین ہو جیسے النَّبِیّٖنَ سَوْاٰ سواتھما (سورۃ اعراف) میں تو پھر مدالبدل ہوگا (قصر، توسط، طول ہر ایک اپنے مذہب پر) اگر حروف لین کے بعد ہمزہ متصل واقع ہو تو اس میں توسط و طول جائز ہیں جیسے شَیْءٍ۔ لیکن الف مد اَلْمَوْءُدَۃ اور مَوْئِلًا اتفاقاً اور سَوْاٰت اختلافاً اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ ان میں صرف قصر ہی مروی ہے۔ اگر مدالبدل کے ساتھ مد لین جمع ہو جائے تو قصر و توسط مد (مدالبدل) کے ساتھ طول لین نہیں آتا جیسے اٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا میں صرف چار وجوہ جائز ہیں۔

سورۃ الفاتحۃ

اگر میم جمع کا بعد متحرک ہو تو ایسی صورت میں اول سکون پھر صلہ واو سے پڑھتے ہیں جیسے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ

اگر میم جمع کے بعد ہمزۂ قطعی واقع ہو تو صرف صلہ طویلہ سے پڑھتے ہیں جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

باب الهمزتين في كلمة

اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں تو پہلا ہمزہ ہمزۂ استفہامیہ ہمیشہ مفتوح ہوگا ہمزۂ ثانیہ کبھی مفتوح کبھی مکسور کبھی مضموم۔ المفتوح بحالت قطعی تو ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ کی تسہیل بین الالف والهمزہ، مکسورہ کی تسہیل بین الیاء والهمزہ اور مضمومہ کی بین الواو والهمزہ دونوں ہمزوں کے درمیان ادخال الف کے ساتھ ہوگی جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ، اَئِنَّ لَنَا، اَؤُنَزِّلَ وغیرہ لیکن اَئِمَّةً ادخال سے مستثنیٰ ہے یہاں الف داخل نہیں ہوگا۔

اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ مفتوحہ جمع ہوں تو ہمزۂ ثانیہ کا الف سے بدل ہوگا اس کے علاوہ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بین الالف والهمزہ بھی ہوگی جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اگر ہمزۂ ثانیہ مکسورہ و مضمومہ ہو تو صرف ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل ہوگی۔ جیسے اَئِنَّا، ءَاُنْزِلَ۔ ادخال الف کسی میں نہ ہوگا۔

اور الفاظ آلْـٰٔنَ، آللّٰهُ، اور آلذَّكَرَيْنِ میں ہمزۂ ثانیہ کا ابدال اور تسہیل بلا ادخال دونوں وجہ جمیع قراء کے پاس جائز ہیں۔

باب الهمزتين متفقتين في كلمتين

اگر ہمزتین مفتوحتین جمع ہوں تو ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط ہوگا۔ اور اگر مضمومتین و مکسورتین جمع ہو جائیں تو ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل بلحاظ ان کی حرکت کے ہوگی جیسے جَآءَ اَحَدُ، هٰؤُلَآءِ اِنْ، اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ

کل اقسام متفقتین میں ہمزۂ ثانیہ کا بدل بمناسبت حرکت ما قبل حرف مد سے ہوگا۔ اور پھر ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بھی ہوگی جیسے جَآءَ اَحَدُ، هٰؤُلَآءِ اِنْ، اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ لیکن هٰؤُلَآءِ اِنْ اور الْبِغَآءِ اِنْ میں علاوہ ابدال مد و تسہیل کے ہمزۂ ثانیہ کو یائے مخففہ مکسورہ سے بھی بدل کر پڑھیں گے۔

(نوٹ) بدل تسہیل پر مقدم ہے۔

باب الهمزتين مختلفتين في كلمتين

اگر ہمزتین مختلفتین میں سے اول مفتوحہ ہو اور ثانیہ مکسورہ یا مضمومہ ہو تو ہمزۂ ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بین الهمزہ والیاء اور ثانیہ مضمومہ کی تسہیل بین الهمزہ والواو ہوگی جیسے حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰى، جَآءَ اُمَّةً۔

اگر ہمزۂ اولیٰ مضمومہ یا مکسورہ ہو اور ثانیہ مفتوحہ تو ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ کو ما قبل کی حرکت کے لحاظ سے واو یا یا سے بدل کر پڑھیں گے جیسے السُّفَهَآءُ اَلَآ، مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ

اور اگر ہمزۂ اولیٰ مضمومہ ہو اور ثانیہ مکسورہ ہو تو ہمزۂ ثانیہ مکسورہ کو واوِ مکسورہ سے
بدل کر پڑھنے کے علاوہ ہمزۂ ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بین الیاء والہمزہ ہر دو
بھی جائز ہیں جیسے مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ لیکن یہ
تسہیل و ابدال کی صورتیں بحالتِ وصل ہونگی۔ اگر ہمزۂ اولیٰ پر وقف کر دیا جائے
تو ہمزۂ ثانیہ سے ابتدا ہوگی، تسہیل و ابدال کچھ نہ ہوگا۔

باب الهمزة المفردة

جو ہمزۂ ساکنہ فا کلمہ فعل میں یا اسم میں
تو اس ہمزہ کو بلحاظِ حرکتِ ماقبل حرف
سے بدل کر پڑھتے ہیں جیسے یُؤْمِن
مُؤْمِن، یَأْخُذُ، السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ
لیکن اِیْوَآءٌ اور اس کے مشتقات جیسے
تُؤْوِیْ، مَأْوٰی وغیرہ اس قاعدہ سے
مستثنیٰ ہیں۔ الفاظ بِئْسَ، بِئْرٍ، الذِّئْب
میں بھی ان کے عین کو بلحاظ حرکتِ ماقبل
بدل کر پڑھتے ہیں۔ اگر ہمزۂ مفتوحہ فا
کلمہ کا ماقبل مضموم ہو تو ہمزۂ مذکور کو واو سے
اگر مکسور ہو تو یا سے فعل میں ہو یا اسم میں
بدل کر پڑھتے ہیں جیسے یُؤَدِّہٖ اِلَیْکَ،

مُؤَجَّلًا، لِئَلَّا وغیرہ۔ جہاں کہیں ہمزہ
قطعی حرفِ صحیح ساکن ایک کلمہ میں یا
دو کلموں کے درمیان، یا حروفِ لین واو
یا یا تنوین کے بعد واقع ہو تو ان سب
صورتوں میں ہمزۂ مذکورہ کی حرکت ماقبل
کو دیکر اس ہمزہ کو حذف کر کے پڑھتے ہیں۔
جیسے اَلْاَرْض، مَنْ اٰمَنَ، خَلَوْا اِلٰی
ابْنَیْ اٰدَمَ، عَذَابٌ اَلِیْمٌ وغیرہ۔

باب الادغام

ذال ذ کا ادغام ظا (ظ) میں جیسے اِذْ ظَّلَمُوْا۔ دال قد کا ادغام تا میں جیسے
قَدْ تَّبَیَّنَ۔ تاءِ تانیث ضمیرِ متصل کا ادغام دال و طا (د، ط) میں جیسے اُجِیْبَتْ
دَّعْوَتُکُمَا، وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ۔ لام (قُلْ، بَلْ، هَلْ) کا ادغام را (ل، ر)
میں جیسے قُلْ رَّبِّیْ، قُلْ لِّلَّذِیْنَ، هَلْ لَّکُمْ، بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ، بَلْ رَّبُّکُمْ۔
(اَخَذْتُمْ و اتَّخَذْتُمْ) اور ان کے مفرد کی ذال کا ادغام تاء (ت) ضمیر میں کرتے ہیں۔

مذکورہ ادغام کے علاوہ دال (قَدْ) کا
ادغام ضاد و ظا (ض ظ) میں جیسے لَقَدْ
ضَّلَّ بِنَا، لَقَدْ ظَّلَمْتَ۔ تا تانیث کا ادغام
ظا میں جیسے حُرِّمَتْ ظُّهُوْرُهَا میں
زیادہ کرتے ہیں۔

باب الفتح والامالة

(۱) صرف اَلتَّوْرٰىةِ میں فتح و تقلیل او مَعَاذِ میں اضجاع کرتے ہیں۔

1) تمام ذوات الیا جیسے قُرْبٰی، موسیٰ وغیرہ میں اوّل فتح پھر تقلیل کرتے ہیں۔

2) اور ذوات الرا جیسے اَسْرٰی، بُشْرٰی وغیرہ میں فقط تقلیل کرتے ہیں۔ التورٰة،

3) ر، ا، اور وہ الف جسکے بعد را مکسورہ متطرفہ ہو جیسے اَلنَّارِ اور الکافرین الف لام تعریف کے ساتھ ہو یا بغیر الف لام تعریف ہو مطلقاً میں صرف تقلیل کرتے ہیں۔ اور لفظ اَرٰىكَهُمُ، اَلْجَارِ

4) اَلْجَبَّارِينَ میں اوّل تقلیل پھر فتح سے

5) پڑھتے ہیں۔ اور طٰہٰ کی طرح صرف الا کبری کرتے ہیں۔

(نوٹ) قصر بدل کے ساتھ تقلیل توسط بدل کے ساتھ فتح نہیں آتا۔

احکام الرا لروایت الورش

راء مفتوحہ و مضمومہ جو بعد کسرہ متصلہ یا یاءِ ساکنہ کے واقع ہو باریک پڑھتے ہیں جیسے اَلْاٰخِرَةِ، خَیْرٌ لَّكُمْ اگر کسرہ اور راء کے درمیان کوئی حرف ساکن

سوائے حروف مستعلیہ کے ہو تو باریک پڑھتے ہیں جیسے اَلشِّعْرَ، وَالسِّحْرَ، اَلذِّكْرَ اگر حروف مستعلیہ ہو تو مفخم جیسے اِصْرَهُمْ، فِطْرَةَ۔ اور خا کو حروف مستعلیہ میں نہیں گنتے، اگر خا آجائے تو اس کو بھی باریک پڑھتے ہیں جیسے اِخْرَاجُهُمْ اِخْرَاجًا۔ اور اسماء عجمی جو قرآن میں وارد ہیں جیسے اِرَمَ، اِبْرٰهِیمَ، اِسْرَآئِیلَ، عِمْرَانَ ان میں قاعدہ مذکورہ جاری نہ ہوگا بلکہ مفخم پڑھے جائینگے۔ جن الفاظ میں راء مکرر ہو جیسے ضِرَارًا، مِدْرَارًا، فِرَارًا وغیرہ میں راء مفخم پڑھی جائیگی۔ اس قاعدہ سے صرف بشرر کی راء مستثنیٰ ہے جو باریک پڑھی جائیگی۔ جو الفاظ فِعْلًا کے وزن پر ہوں جیسے ذِكْرًا، حِجْرًا، صِهْرًا میں تفخیم و ترقیق دونوں جائز ہیں۔ اور لفظ خَیْرًا میں بھی ترقیق و تفخیم دونوں جائز ہیں۔

احکام اللام لروایت الورش

لام مفتوحہ کے قبل (طاء، ظاء، صاد) میں سے کوئی حرف ساکن یا مفتوح ہو تو اس لام کی تغلیظ کرتے ہیں جیسے ظَلَمْتُمْ، وَاَصْلَحُوْا، صَلَاتِهِمْ اگر ایسے لام اور حرف مذکور کے درمیان الف آجائے یا لام مفتوحہ مغلظہ پر وقف کریں تو ایسی حالت میں تفخیم و ترقیق دونوں وجہ جائز ہیں جیسے طَالَ، فِصَالًا، یُوْصَلَ

قواعد قرأة امام عبد اللہ بن کثیر مکی

بزی رحمہ قنبل

بَابُ الْبسملہ

دو سورتوں کے درمیان سوائے سورۂ توبہ بسم اللہ پڑھتے ہیں

سورۂ اُمّ القرآن

اگر میم ضمیر جمع کا ما بعد متحرک ہو تو صلہ واو سے پڑھتے ہیں جیسے اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ سے اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمُو وغیرہ۔

لفظ اَلصِّرَاطَ بالف لام یا صِرَاطَ بغیر الف لام جہاں بھی ہو خالص سین سے ادا کرتے ہیں۔

بَاب الْمد

مد منفصل میں صرف قصر اور مد متصل میں توسط سے پڑھتے ہیں۔

بَاب هاءُ الْكِنَايَة

ھاءِ کنایہ یعنی ضمیر واحد غائب مذکر میں باقید حرکت و سکون ماقبل صرف صلہ سے پڑھتے ہیں۔ اگر ضمیر مضمومہ ہو تو صلہ بالواو اور مکسورہ ہو تو صلہ بالیا ہوگا جیسے عَنْهُ، فِیْهِ جبکہ ما بعد متحرک ہو۔ اگر ما بعد بھی ساکن ہو تو بلا صلہ مثل تمام قراء کے پڑھتے ہیں جیسے یَعْلَمْهُ اللّٰهُ، بِهِ الْاَعْلٰی

بَابُ الْهَمْزَتَيْن فِي كَلِمَة

ہمزتین فی کلمہ کے ہر سہ صورت (دونوں مفتوح یا پہلا مفتوح دوسرا مکسور یا مضموم) میں ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بلا ادخال الف کرتے ہیں (ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ کی تسہیل بین الالف والہمزہ مکسورہ کی بین الیاء والہمزہ مضمومہ کی بین الواو

والہمزہ ہوگی) جیسے ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ، ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ، قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ

بَابُ الْهَمْزَتَيْن فِي كَلِمَتَيْن

ہمزتین مفتوحتین میں ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط اور مضمومتین و مکسورتین میں ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل بلحاظ ان کی حرکت (مضمومہ اولیٰ بین الواو والہمزہ اور مکسورہ اولیٰ بین الیاء والہمزہ) کے کرتے ہیں جیسے جَآءَ اَحَدٌ میں ہمزۂ اولیٰ کی اسقاط کی وجہ سے پہلے قصر پھر مد (توسط سے) پڑھینگے۔ قصر، مد پر مقدم ہوگا۔ اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ، هٰٓؤُلَآءِ اِنْ میں صرف تسہیل ہوگی۔

کل اقسام ہمزتین متفقتین میں ہمزۂ ثانیہ کا بدل بمناسبت حرکت ماقبل حرف مد سے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل (ہمزۂ ثانیہ مفتوحہ بین الالف والہمزہ ثانیہ مکسورہ بین الیاء والہمزہ ثانیہ مضمومہ بین الواو والہمزہ) بھی کرتے ہیں جیسے جَآءَ اٰحَدُ، هٰٓؤُلَآءِ اِنْ، اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ تسہیل بدل پر مقدم ہے لیکن هٰٓؤُلَآءِ اِنْ اور اَلْبِغَآءِ اِنْ میں یاءِ محضہ مکسورہ کا بدل نہیں ہوگا۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْن الْمُخْتَلِفَتَيْن

ہمزتین مختلفتین سے اول مفتوحہ ثانی مکسورہ یا مضمومہ ہو تو ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بین الیاء والہمزہ اور ثانیہ مضمومہ کی تسہیل بین الواو والہمزہ ہوگی جیسے شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ، جَآءَ اُمَّةً۔ اگر ہمزۂ اولیٰ مکسورہ یا مضمومہ اور ثانیہ مفتوحہ ہو تو ثانیہ مفتوحہ کو ماقبل کی حرکت کے لحاظ سے واو یا یا سے بدل کر پڑھینگے جیسے اَلسُّفَهَآءُ اَلَا، خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ۔ اگر ہمزۂ اول مضموم اور

ثانی مکسورہ ہو تو ہمزۂ ثانیہ مکسورہ کو واوِ مکسورہ سے بدل کر پڑھنے کے علاوہ ہمزۂ ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بھی ہوگی۔ ہر دو وجہ جائز ہیں جیسے یَشَآءُ اِلٰی۔

بَابُ الْاِدْغَام

ذالِ اِذْ کا ادغام ظاء میں، دالِ قَدْ کا تاء میں، تاءِ تانیث کا دال طاء میں اور لامِ قُلْ، بَلْ اور هَلْ کا لام اور راء میں کرتے ہیں جیسے اِذْ ظَلَمُوْا، قَدْ تَّبَیَّنَ، اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا، وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ، قُلْ رَّبِّیْ، بَلْ رَّبُّکُمْ، هَلْ لَّکُمْ، بَلْ لَّا وغیرہ۔

اور الفاظ فِیْمَ، مِمَّ، عَمَّ، لِمَ، بِمَ کے آخر میں وقفاً ہاءِ سکتہ زیادہ کرتے ہیں جیسے فِیْمَهْ وغیرہ

قواعدِ قراءۃ امام ابو عمرو بن العلاء بصری

راوی: دوری بصری، سوسی

بَابُ الْبَسْمَلَة

دو سورتوں کے درمیان سوائے سورۂ توبہ کے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ علاوہ بسم اللہ پڑھنے کے بلا بسم اللہ صرف سکتہ یا بلا سکتہ وصل سے بھی پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ اُمِّ الْقُرْاٰن

میمِ جمع کا بعد ساکن ہو اور میم کے قبل ہاء ہو اور اس کے قبل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو وصلاً ہاء اور میم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ، عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ

بَابُ الْمُدُوْد

مدِ منفصل میں اول قصر پھر توسط سے پڑھتے ہیں اور مدِ متصل میں صرف توسط پڑھتے ہیں

مدِ منفصل میں صرف قصر اور مدِ متصل میں توسط سے پڑھتے ہیں۔

بَابُ الْهَمْزَتَیْنِ فِیْ کَلِمَة

ہمزتین فی کلمہ میں ہمزۂ اولیٰ بوجہ ہمزۂ استفہام ہمیشہ مفتوح ہوگا ہمزۂ ثانیہ بلحاظ ہمزۂ قطعی مفتوح اور بلحاظ ہمزۂ وصل کبھی مکسور کبھی مضموم ہوتا ہے۔ اگر ہمزتین فی کلمہ میں دونوں ہمزہ مفتوح ہوں تو ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بین الالف والہمزہ، اگر پہلا مفتوح دوسرا مکسور ہو تو ہمزۂ ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بین الیاء والہمزہ با ادخال الف بلا اختلاف کرتے ہیں جیسے ءَاَسْلَمْتُمْ، ءَاِنَّا لَتَارِکُوْا اور اگر پہلا مفتوح دوسرا مضموم ہو تو بھی ہمزۂ ثانیہ مضمومہ کی تسہیل بین الواو والہمزہ با ادخال الف بلا اختلاف کرتے ہیں جیسے اَؤُنَبِّئُکُمْ مگر لفظ اَئِمَّة ادخال سے مستثنیٰ ہے۔

بَابُ الْهَمْزَتَیْنِ فِیْ کَلِمَتَیْن

ہمزتین متفقتین میں بشرطیکہ دونوں ہمزہ اصلی ہوں تو ہمزۂ اولیٰ کا اسقاط کرتے ہیں جیسے جَآءَ اَمْرُنَا، مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ، اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِکَ۔ اگر پہلا اصلی دوسرا وصلی ہو تو مثل دیگر قراء ہمزۂ اولیٰ ساقط نہیں ہوگا بلکہ ہمزۂ ثانیہ جو وصلی ہے ساقط ہوگا جیسے فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ، اَلسَّمَآءَ اشْتَرَتْ۔ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط کی صورت میں بوجہ تغیر شرط مد قصر مقدم ہوگا توسط سے۔

ہمزتین مختلفتین میں اول مفتوح ثانی مکسور یا مضموم ہو تو ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بین الیاء والہمزہ اور مضمومہ کی بین الواو والہمزہ ہوگی جیسے حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰی

جَآءَ اُمَّۃً اگر اول مکسور یا مضموم ثانی مفتوح ہو تو ثانیہ مفتوحہ کو بلحاظ حرکت ماقبل (ہمزہ اولی) یا یا واو سے بدل کر پڑھینگے جیسے مِنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً، وَ ثَنَا نَشَآءُ اَصَبْنٰہُمْ اگر اول مضموم ثانی مکسور ہو تو ثانیہ مکسورہ کو محض واوِ مکسورہ سے بدل کر پڑھنے کے علاوہ ثانیہ مکسورہ کی تسہیل بین الیاء والہمزہ ہر دو وجود جائز ہیں جیسے الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۔

باب الادغام الصغیر فی کلمتین او فی کلمۃ

ذالِ اِذْ کا ادغام (تاء، زاء، جیم، دال، سین، صاد، ظاء) میں کرتے ہیں جیسے اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ، اِذْ زَیَّنَ، اِذْ دَخَلُوْا، اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ، اِذْ صَرَفْنَا، اِذْ ظَلَمُوْا ۔ دالِ قَدْ کا ادغام (تاء، جیم، ذال، زاء، سین، شین، صاد، ضاد، ظاء) میں کرتے ہیں جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ، لَقَدْ جَآءَکُمْ، لَقَدْ زَیَّنَّا، لَقَدْ ذَرَاْنَا، قَدْ سَاَلَهَا، قَدْ شَغَفَهَا، لَقَدْ صَدَقَ، فَقَدْ ضَلُّوْا، لَقَدْ ظَلَمَکَ ۔ تاءِ تانیث کا ادغام (ثاء، جیم، دال، زاء، سین، صاد، طاء، ظاء) میں کرتے ہیں جیسے کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ، وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا، اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا، خَبَتْ زِدْنٰهُمْ، لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ، حَمَلَتْ ظُهُوْرُهَا ۔ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ [illegible] لامِ قُلْ و بَلْ کا ادغام راء میں ہر جگہ کرتے ہیں جیسے قُلْ رَّبِّیْ، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ ۔ لامِ هَلْ کا ادغام تَرٰی کی تاء، هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ سورۂ ملک میں ایک جگہ اور فَهَلْ تَرٰی لَهُمْ مِّنْ بَاقِیَةٍ سورۂ الحاقہ میں ایک جگہ کرتے ہیں باء ساکنہ کا ادغام فاء میں یَغْلِبْ

یَغْلِبْ فَسَوْفَ دو میں، میم میں صرف سورۂ ہود میں یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا میں کرتے ہیں ۔ عُذْتُ، فَنَبَذْتُهَا، اَخَذْتُمْ اور اِتَّخَذْتُمْ کی ذال کا ادغام تاء میں لَبِثْتُمْ، اور لَبِثْتَ کی ثاء کا ادغام تاء میں، اور یُرِدْ ثَوَابَ کی دال کا ثاء میں ادغام کرتے ہیں ۔

یَغْفِرْ لَکُمْ کی راء کا ادغام لام میں بخلاف کرتے ہیں ۔

یَغْفِرْ لَکُمْ کی راء کا ادغام لام میں بلا اختلاف کرتے ہیں

بَابُ الْاِدْغَامِ الْکَبِیْرِ بِمَذْهَبِ السُّوْسِیْ فِیْ کَلِمَةٍ

(۱) ادغام مثلین ایک ہی کلمہ میں صرف کاف کا مَنَاسِکَکُمْ اور سَلَکَکُمْ میں کرتے ہیں ان کے علاوہ دوسرے کلمہ بِشِرْکِکُمْ، وُجُوْهَهُمْ وغیرہ میں نہیں کرتے (۲) ادغام متقاربین صرف قاف کا کاف میں اس شرط کے مدغم کا ماقبل متحرک اور مدغم فیہ کے بعد میم جمع ہو جیسے یَرْزُقْکُمْ، خَلَقَکُمْ وغیرہ اور مِیْثَاقَکُمْ و نَرْزُقُکَ میں عدم شرط کی وجہ سے ادغام نہیں لیکن سورۂ تحریم کے طَلَّقَکُنَّ میں بخلف ادغام مروی ہے اور سورۂ مرسلات کے اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں متفق علیہ ادغام مروی ہے

باب ادغام الکبیر بمذهب السوسی فی کلمتین

(۱) ادغام مثلین [illegible] حال میں ہوگا مثلاً قِیْلَ لَهُمْ [illegible] حرف مدغم [illegible] یا تاء متکلم ہو جیسے اَفَاَنْتَ تُکْرِهُ، کُنْتُ تُرَابًا، اور مثقل و منون ہو جیسے مَسَّ سَقَرَ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ادغام متقاربین مندرجہ ذیل سترہ (۱۷) حروف میں: ب، ت، ث، ج، ح، ...

ش، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ھ، ی میں ہوتا ہے جن کے امثلہ ذیل میں درج ہیں۔

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ، اَلشَّوْكَةِ تَكُوْنُ، حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ، اَلنِّكَاحِ حَتّٰى، شَهْرُ رَمَضَانَ، اَلنَّاسَ سُكٰرٰى، يَشْفَعُ عِنْدَهٗ، يَبْتَغِ غَيْرَ، خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ، طَرَآئِقَ قِدَدًا، رَبُّكَ كَثِيْرًا، قِيْلَ لَهُمْ، اَلرَّحِيْمِ مٰلِكِ، نَحْنُ نُسَبِّحُ، هُوَ وَالَّذِيْنَ، فِيْهِ هُدًى، يَأْتِيَ يَوْمٌ۔ اگر مدغم اور مدغم فیہ کے درمیان سے کوئی حرف بسبب جزم کے ساقط ہو گیا ہو تو وہاں مختلف ادغام ہے جیسے يَبْتَغِ غَيْرَ میں سے ی اور يَخْلُ لَكُمْ میں سے و، اور اِنْ يَّكُ كَاذِبًا میں سے و اور ن پس ان کلمات ثلثہ مذکورہ میں سوسی سے دونوں وجہ اظہار و ادغام مروی ہے لیکن يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ بوجہ نونِ ساکن اخفا مع الغنہ صرف اظہار مروی ہے۔

(٢) ادغام متقاربین مندرجہ ذیل (١٦) حروف (رُضْ سَنَشُدُّ حُجَّتَكَ بِذُلٍّ قُثَمْ) میں ہوتا ہے را کا ادغام لام میں اور اس کا عکس لام کا ادغام را میں ہر جگہ ہوگا۔ جیسے اَطْهَرُ لَكُمْ، كَمَثَلِ رِيْحٍ اگر یہ دونوں حروف مفتوح بعد ساکن واقع ہوں تو ادغام نہ ہوگا جیسے اَلْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا، فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ لیکن قَالَ کا لام اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ نون کا ادغام لام، را میں بشرطیکہ نون کا ما قبل متحرک ہو۔ جیسے تَاَذَّنَ رَبُّكَ، لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ۔ اگر نون کا ما قبل ساکن ہو تو اظہار ہوگا: جیسے يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ

يَكُوْنَ لَهُمْ، نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ میں نَحْنُ کا نون اس قاعدۂ اظہار سے مستثنیٰ ہے (ہر جگہ ادغام ہوگا)۔ دال کا ادغام مندرجہ ذیل (١٠) حروف (ت، س، ذ، ش، ض، ث، ز، ص، ظ، ج) میں ہوتا ہے جن کے امثلہ ذیل میں درج ہیں۔ اَلْمَسٰجِدِ تِلْكَ، عَدَدَ سِنِيْنَ، اَلْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ، وَشَهِدَ شَاهِدٌ، مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ، يُرِيْدُ ثَوَابَ، يَكَادُ زَيْتُهَا، نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ، مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ، دَاوٗدُ جَالُوْتَ، لیکن دال مفتوحہ بعد ساکن کا ادغام سوائے تاء کے نہیں ہوگا جیسے بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا لیکن دَاوٗدَ زَبُوْرًا میں دو وجہ اظہار و ادغام مروی ہیں۔

تاء (ت) کا ادغام مندرجہ ذیل (١٠) حروف (ث، ج، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں ہوگا جن کے امثلہ ذیل میں درج ہیں۔ اَلْبَيِّنٰتِ ثُمَّ، مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا، فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا، اَلصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ، بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ، وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا، وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا، اَلصَّلٰوةَ طَرَفَيِ، اَلْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ بشرطیکہ تاء ضمیر نہ ہو لیکن حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ (سورہ جمعہ میں) وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ (سورہ بقرہ میں) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (سورہ اسراء میں) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (سورہ روم میں) وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى (سورہ نساء میں) لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (سورہ مریم میں) دو وجہ اظہار اور ادغام مروی ہیں۔

کاف کا ادغام قاف میں اور قاف کا ادغام کاف میں ہر جگہ ہوگا بشرطیکہ ان کا ما قبل متحرک ہو جیسے لَكَ قَالَ، خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اگر ان کا ما قبل

ساکن ہو تو ادغام ہوگا جیسے تَرَكُوكَ قَائِمًا، فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ میں اظہار ہے۔ يُعَذِّبُ کی باء کا ادغام مَنْ يَشَاءُ کی میم میں ہر جگہ ہوگا۔ یہ کل (۵) مقام ہیں۔ سورہ بقرہ میں ایک جگہ، سورہ مائدہ میں دو جگہ، سورہ آل عمران میں ایک جگہ اور سورہ عنکبوت میں ایک جگہ۔

ذال کا ادغام س، ص میں ہوگا جیسے فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ، مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً۔ ثاء کا ادغام مندرجہ ذیل (۵) حروف میں ہوگا (ت، ذ، س، ش، ض) میں جن کے امثلہ ذیل میں درج ہیں۔ حَيْثُ تُؤْمَرُونَ، الْحَرْثِ ذَلِكَ، وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ، حَيْثُ شِئْتُمَا، حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ۔ میم کا ادغام ب میں اس شرط پر ہوگا کہ میم کا ماقبل متحرک ہو جیسے أَعْلَمُ بِالشَّاكِرِينَ اگر میم کا ماقبل ساکن ہو تو ادغام نہیں ہوگا جیسے إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ میں اظہار ہے۔

باب ادغام الخاص للسوسی

شین کا ادغام س میں ایک جگہ سورہ اسریٰ الْعَرْشِ سَبِيلًا میں باخلاف ہوگا۔ ح کا ادغام ع میں ایک جگہ سورہ آل عمران زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں باخلاف ہوگا۔ ج کا ادغام ت میں ایک جگہ سورہ معارج الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ میں باخلاف ہوگا۔ ج کا ادغام ش میں ایک جگہ سورہ فتح أَخْرَجَ شَطْأَهُ میں باخلاف ہوگا۔ ض کا ادغام ش میں ایک جگہ سورہ نور لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ میں باخلاف ہوگا۔ س کا ادغام ز میں ایک جگہ سورہ تکویر النُّفُوسُ زُوِّجَتْ میں باخلاف ہوگا۔ س کا ادغام ش میں ایک جگہ

جگہ سورہ مریم الرَّأْسُ شَيْبًا میں بخلف ہوگا (ادغام و اظہار) دونوں وجہیں ہیں۔ حرف مدغم منون، مشدد یا ضمیر مجزوم ہو۔

باب الفتح والامالۃ

تمام ذوات الرا مثلاً ذِكْرَىٰ، بُشْرَىٰ، أُخْرَىٰ، أَسْرَىٰ، قُرَىٰ وغیرہ کَافِرِينَ، الْكَافِرِينَ، راء مجرورہ متطرفہ کے ماقبل کے الف مثلاً النَّارِ، الْكُفَّارِ وغیرہ اور حروف مقطعات سے (ر، ہ، ی) میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں اور ذوات الیاء سے صرف (فَعْلَىٰ) بتثلیث فا کے موزوں پر مثلاً تَقْوَىٰ، إِحْدَىٰ، أُنْثَىٰ وغیرہ۔ رَأَىٰ کے صرف الف میں اور حروف مقطعات سے (ح) میں تقلیل کرتے ہیں۔ سورہ اسریٰ کے پہلے أَعْمَىٰ میں امالہ کبریٰ اور سورہ یوسف کے بُشْرَىٰ میں فتحہ و تقلیل و اضجاع ہر سہ وجہ جائز ہیں۔

پارہ (۱۵) رکوع (۸)

پارہ (۱۲) رکوع (۱۲)

باب امالۃ المخصوصۃ

أَنَّىٰ، يَا وَيْلَتَىٰ، يَا حَسْرَتَىٰ، يَا أَسَفَىٰ میں تقلیل کرتے ہیں۔	اگر ذوات الرا کا مابعد ساکن ہو تو وصلاً فتح و اضجاع ہر دو وجہ جائز ہیں جیسے حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ۔
النَّاسِ مجرور میں اضجاع کرتے ہیں	لفظ (رَأَىٰ) میں بخلف امالہ کرتے ہیں امالہ و فتح ہر دو وجہ مروی ہیں۔

باب ہمزۃ المفردۃ للسوسی

ہمزہ منفردہ ساکنہ کو مطلقاً ماقبل کی حرکت کے لحاظ سے بدل کر پڑھتے ہیں مثلاً

اَنْتِ، رَأْسٌ، جِئْتَ وغیرہ، بشرطیکہ اس کا سکون بنائی و مجزوم نہ ہو جیسے
اَنْبِئْهُمْ، وَاِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ۔ اور ابدال سے کلمہ ثقیل نہ ہو جائے جیسے تُؤْوِیْ
ابدال سے کلمہ متغیر دوسری لغت سے نہ ہو جائے جیسے مُؤْصَدَةٌ۔ اور ابدال
سے کلمہ دوسری لغت سے ملتبس نہ ہو جیسے رِءْیًا۔

قواعد قرأۃ امام عبداللہ بن عامر شامی

ہشام ل ابن ذکوان م

بابُ البسملہ

دو سورتوں کے درمیان سوائے سورۂ توبہ، بسم اللہ پڑھتے ہیں علاوہ بسم اللہ پڑھنے کے بلا بسم اللہ صرف سکتہ یا بلا سکتہ وصل سے بھی پڑھتے ہیں۔

بابُ المدود

مد متصل و منفصل میں صرف توسط پڑھتے ہیں۔

بابُ الهمزتین المجتمعتین فی کلمۃ

اجتماع ہمزتین فی کلمۃ تین طریق پر ہوگا
(۱) دونوں ہمزہ مفتوحہ ہونگے مثلاً ءَاَنْتُمْ
اَعْلَمُ (۲) پہلا مفتوحہ دوسرا مکسورہ مثلاً
اَئِمَّنَا لَتَارِکُوْا (۳) پہلا مفتوحہ دوسرا مضموم
جیسے ءَاُنْزِلَ پہلی صورت ہمزتین مفتوحتین
میں ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کی تسہیل مع الالف

تینوں صورتوں میں دونوں ہمزہ کی تحقیق بلا ادخال الف کرتے ہیں۔

والہمزہ اور تحقیق بھی۔ ادخال الف ہر صورت
میں کرتے ہیں لیکن تحقیق تسہیل پر مقدم
ہے دوسری اور تیسری صورت میں ہمزہ
ثانیہ مکسورہ کی تسہیل مع الیاء والہمز
اور ہمزہ ثانیہ مضمومہ کی تسہیل مع الواو
والہمزہ کرکے بخلاف ادخال الف کرتے
ہیں۔ مد و ترک مد دونوں وجہ جائز ہیں
لفظ اَئِمَّةً میں بخلاف مد ہے اور
لفظ ءَاَعْجَمِیٌّ میں اپنے اصول کے
خلاف ہمزہ اولی کے اسقاط سے پڑھا ہے۔

بابُ الهمزتین من کلمتین

ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکات ہوں یا مختلف الحرکات ہر صورت میں تحقیق سے ادا ہونگے۔

بابُ الادغام

ذال اِذْ کا ادغام چھ (۶) حروف (ت
ج، د، ز، س، ص) میں کرتے
ہیں جن کی امثلہ درج ذیل ہیں اِذْ تَأَذَّنَ
وَاِذْ زَاغَتْ، وَاِذْ جَآءَ، وَاِذْ خَلَتْ
اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ، اِذْ صَرَفْنَا اور ظاء
میں بمذہب جمیع قراء سبعہ جیسے اِذْ ظَّلَمُوْا

ذال کا ادغام دال میں اور ظا میں
جن پر جمیع قراء سبعہ کا اتفاق ہے جیسے
اِذْ دَّخَلُوْا، اِذْ ظَّلَمُوْا۔

دال قد کا ادغام (ج، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ظ) میں کرتے ہیں جن کے امثلہ درج ذیل ہیں قَدْ جَادَلْتَنَا، لَقَدْ ذَرَأْنَا، لَقَدْ زَيَّنَّا قَدْ سَأَلَهَا، قَدْ شَغَفَهَا، لَقَدْ صَرَّفْنَا قَدْ ضَلَلْتُ، فَقَدْ ظَلَمَ لیکن سورہ ص کے لَقَدْ ظَلَمَكَ میں اظہار مروی ہے (ت) میں بھی جمیع قرا سبعہ جیسے قَدْ تَبَيَّنَ۔

تانیث کا ادغام (ث، ز، ص، ظ) میں مطلقاً جیسے بَعُدَتْ ثَمُودُ، كَانَتْ ظَالِمَةً اور صاد میں صرف ایک حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ میں کرتے ہیں لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں اظہار مروی ہے۔

لام قُلْ کا ادغام (ل، ر) میں کرتے ہیں جیسے قُلْ لِلَّذِينَ، قُلْ رَبِّي لام هَلْ کا (ت اور ث) میں کرتے ہیں جیسے هَلْ تَنْقِمُونَ

دال قد کا ادغام (ض، ذ، ظ) بلاخلاف اور (ز) میں بخلاف کرتے ہیں جن کے امثلہ ذیل میں درج ہیں فَقَدْ ضَلَّ، وَلَقَدْ ذَرَأْنَا، فَقَدْ ظَلَمَ، لَقَدْ زَيَّنَّا يس وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا سورہ ملک میں اظہار وادغام دونوں مروی ہیں، باقی سب جگہ ادغام۔

تا دتا نیث کا ادغام (ط، ظ، ث) میں مطلقاً کرتے ہیں جن کے امثلہ یہ ہیں وَدَّتْ طَائِفَةٌ، حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا، كَذَّبَتْ ثَمُودُ۔ لیکن صاد میں صرف سورہ حج میں لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ میں کرتے ہیں اور (ج) میں صرف وَجَبَتْ جُنُوبُهَا میں اظہار وادغام دونوں مروی ہیں۔ (د) میں جمیع قراء سبعہ کی طرح أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا میں ادغام ہوگا۔

صغریٰ نوید خان

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ لیکن سورہ رعد کے هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ میں اظہار مروی ہے۔

لام بَلْ کا ادغام (ت، ز، س، ط، ظ، ر) میں کرتے ہیں جن کے امثلہ ذیل میں درج ہیں بَلْ تَأْتِيهِمْ، بَلْ زَعَمْتُمْ، بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ، بَلْ طَبَعَ اللَّهُ، بَلْ ظَنَنْتُمْ، بَلْ رَّبُّكُمْ۔

لام (قُلْ، بَلْ، هَلْ) کا ادغام (ل، ر) میں کرتے ہیں۔ امثلہ درج ذیل ہیں۔ قُلْ رَبِّي بَلْ لَا تُكْرِمُونَ هَلْ لَكُمْ قُلْ لِلَّذِينَ بَلْ رَفَعَهُ، هَلْ لَكُمْ

اور نَبَذْتُمُوهَا، لَبِثْتُمْ۔ اتَّخَذْتُمْ ثُمَّ اتَّخَذْتُمْ کی ذال اور ذال کا ادغام تم کی ت میں اور يُرِدْ ثَوَابَ کی دال کا ادغام ثواب کی ثا میں متفقہ طور پر کرتے ہیں۔

بَابُ الْإِمَالَةِ

سورہ احزاب کی إِنَاهُ میں سورہ یٰسین کی مَشَارِبُ میں، سورہ غاشیہ کی آنِيَةٍ میں سورہ کافرون کے عَابِدُونَ اور عَابِدٌ میں حروف مقطعات سے (ر) میں اور سورہ مریم کی صرف یا میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

صرف سورہ بقرہ میں فَزَادَهُمُ اللَّهُ کے الف جَاءَ اور شَاءَ کے کل صیغوں کے الفات میں سورہ آل عمران میں دو جگہ الْمِحْرَابِ مجرور کے الف اور التَّوْرَاةَ کے الف میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

حروف مقطعات سے (ر، ح) میں

اور سورۂ حٰمٓ کی یا میں رَءَا
اور رَءَا جس کے بعد ضمیر نہ ہو بلاخلاف
امالہ کبریٰ کرتے ہیں الفاظ ھَا رَ
حِمَارِكَ، اَلْحِمَارِ، اَلْاِكْرَامِ
عِمْرَانَ، اَدْرٰىكَ اور سورۂ نور
کے اِكْرَاهِهِنَّ کے صرف الفات
میں اور رَءَاهُ وغیرہ کے (ر و ا)
میں بخلف (امالہ کبریٰ و فتح) دونوں
وجہ مروی ہیں۔

وَقْفُ هِشَامٍ عَلَى الْهَمْزَةِ

ہشام ہمزۂ متطرفہ پر بحالت وقف بہ سبب تخفیف ہمزہ اس ہمزہ کی تسہیل یا ابدال یا حذف بہ نقل حرکت ہمزہ کرتے ہیں۔ ہمزۂ متطرفہ موقوفہ کا سکون اصلی ہوگا یا عارضی۔ سکون اصلی وہ سکون ہے جو بحالت وصل و وقف دونوں میں ساکن ہو جیسے اِقْرَاْ، نَبِّئْ وغیرہ تو ایسے ہمزہ کو بلحاظ حرکت ماقبل بدل کر پڑھتے ہیں۔ سکون عارضی وہ سکون ہے جو حقیقتاً متحرک ہو لیکن بہ سبب وقف ساکن ہوا ہے، ایسے ہمزہ کا ماقبل متحرک ہوگا جیسے اَلْمَلَاُ، يَسْتَهْزِئُ، مَلْجَاً وغیرہ تو ایسے ہمزہ کو بھی ماقبل کی حرکت کے مناسبت سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایسے ہمزۂ متطرفہ واقع نہیں ہوا جسکا ماقبل مضموم ہو۔

اگر ہمزۂ متطرفہ متحرکہ موقوفہ کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے پڑھتے ہیں جیسے اَلْمَرْءِ، دِفْءٌ، اَلْخَبْءَ وغیرہ۔ اگر ماقبل حرف لین ساکن ہو تو نقل کے علاوہ ہمزہ کو حرف لین سے بدل کر مع ادغام بھی پڑھتے ہیں جیسے شَيْءٌ، سَوْءٍ وغیرہ اور اگر ماقبل (و یا ی) حرف مدہ ہو تو صرف ہمزہ موقوفہ کو بدل و ادغام سے پڑھیں گے جیسے اَلنَّسِيْٓءُ، قُرُوْٓءٍ، اور اگر ماقبل الف ہو تو ہمزہ کی تسہیل مع روم و بدل، قصر، توسط، طول سے پڑھیں گے جیسے جَآءَ، يَشَآءُ

قواعد قراءۃ امام عاصم کوفی

شعبہ ص
حفص ع

بَابُ الْبَسْمَلَةِ

دو سورتوں کے درمیان سوائے سورۂ توبہ، بسم اللہ پڑھتے ہیں ما بین سورۂ انفال اور توبہ بسم اللہ نہیں ہے بلکہ تین وجوہ وقف، سکتہ، وصل بلا بسم اللہ کی آئی ہیں

بَابُ الْمُدُوْدِ

مد متصل و منفصل دونوں میں صرف توسط (دو الف یا چار حرکت) پڑھتے ہیں۔

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ فِيْ كَلِمَةٍ

دونوں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ لیکن جہاں ہمزہ اولی استفہامیہ اور ہمزۂ ثانیہ بہ لام تعریف ہو تو اس میں اول ہمزۂ ثانیہ کو

بموافقت حرکت قبل الف سے بدل کر پھر اسی ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بمناسبت حرکت ہمزۂ اولیٰ بین الالف والہمزہ بلا ادخال الف کرکے دونوں وجوہ سے پڑھتے ہیں جیسے ءآلذّکرین سورۂ انعام میں، ءآلْئٰن سورۂ یونس میں ءآللہ سورۂ یونس و نمل میں قراء سبعہ سب ان دونوں وجوہ پر متفق ہیں

لیکن حفص رحمۃ اللہ علیہ سے ءاعجمی
سورۂ فُصِّلَتْ میں ہمزۂ اولیٰ کی
تحقیق اور ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل بین
الالف والہمزہ بلا ادخال الف مروی ہے،

بابُ الہمزتین فی کلمتین

دونوں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں جیسے جَآءَ اَمْرُنَا، اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِکَ، ھٰٓؤُلَآءِ اِنْ وغیرہ

بابُ الادغام

اجتماع متماثلین میں حرف اول ساکن ثانی متحرک میں ہر جگہ مدغم ہوگا جیسے اِذْھَبْ، یُدْرِکْکُّمُ، عَصَوْا وَّکَانُوْا وغیرہ۔ اگر حرف اول مدغم حرف مدہ یا سکوت علیہ ہو تو ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے فِیْ یَوْمٍ، قَالُوْا وَھُمْ، سورۂ الحاقہ میں مَالِیَہْ ھَلَکَ میں ادغام نہیں ہوگا بلکہ مالیہ کی ہاء سکتہ پر پہلا سکتۂ لطیفہ کرنا ہے۔ ایسے ہی اور چار سکتات بروایت حفص رحمۃ اللہ علیہ

سورۂ کہف میں عِوَجًا قَیِّمًا اور سورۂ
یٰس میں مَرْقَدِنَا ھٰذَا کے الفات
پر، سورۂ القیامہ میں مَنْ رَاقٍ

کے نون پر اور سورۂ المطففین
بَلْ رَانَ کے لام پر مروی ہیں

اور اجتماع متجانسین سے تاء کا طا اور دال میں جیسے قَالَتْ طَّائِفَۃٌ، اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا، دال کا تا میں جیسے عَبَدْتُّمْ، ذال کا ظا میں جیسے اِذْ ظَّلَمُوْا، ثا کا ذال میں جیسے یَلْھَثْ ذّٰلِکَ، طا کا تا میں باقائے تفخیم (ناقصاً) جیسے اَحَطْتُّ، با کا میم میں مع الغنہ، جیسے اِرْکَبْ مَّعَنَا۔

اور اجتماع متقاربین سے قاف کا کاف میں بوجہ تامہ او ناقصاً جیسے اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ، اور لام (قل و بل کا لام) اور را میں جیسے قُلْ رَّبِّیْ، بَلْ رَّانَ وغیرہ ادغام کرتے ہیں۔

اَخَذْتَ، اَخَذْتُ، اَخَذْتُمْ
اور اتَّخَذْتُمْ کی ذال کا تا میں
ادغام کرتے ہیں۔

بابُ الامالہ

سورۂ ہُوْد کے صرف مَجْرٖىهَا
میں امالہ کبری کرتے ہیں۔

اَدْرٰىکَ، اَدْرٰىکُمْ میں ہر جگہ
سورۂ توبہ کے حروف ھَارٍ میں
سورۂ انفال کے رَمٰی میں، سورۂ
کے دونوں اَعْمٰی میں، سورۂ
کے نا میں، سورۂ تطفیف کے

راٰن میں، راٰیں ہر جگہ سورۂ طٰہٰ کے سُوًی میں وقفاً، سورۂ قِیامَۃ کے سُدًی میں وقفاً اور حروف مقطعات سے (ھا، ی، طا، حا) میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

قواعد قراءۃ امام حمزۃ کوفی

خلف ض — خلاد ق ف

باب البسملہ

صرف بلا بسملہ وصل بین السورتین کرتے ہیں۔

سورۃ امّ القرآن

میم جمع کا مابعد ساکن ہو اور میم کے ماقبل ھا ہو اور اس ھا کے پہلے کسرہ یا یاءِ ساکنہ ہو تو وقفاً اس ھا کو ضمہ سے پڑھتے ہیں جیسے ہُم، عَلَیہُم وصلاً ھا اور میم دونوں کو ضمہ سے ادا کرتے ہیں جیسے بِھِمُ الْاَسْبَابُ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ۔ اور عَلَیهِمْ، اِلَیهِمْ، لَدَیهِم یہاں بھی آیٔ غمۃ ھا کے پڑھتے ہیں۔

لفظ اَلصِّرَاط بالف لام، صِرَاط بدون الف لام جہاں بھی ہو دونوں کو باشمام زائے معجمہ (ایسا مخلوط نہ صادِ خالص ہو اور نہ زائے خالص)

صرف لفظ الصِّراط بالف لام ہی کو باشمام زائے معجمہ ادا کرتے ہیں۔

بلکہ دونوں کے درمیان) ادا کرتے ہیں۔

باب المدود

مدِ متصل و منفصل و لازم (ہر سہ قسم کے مد میں) طول پڑھتے ہیں۔

باب الھمزتین فی کلمۃ او کلمتین

دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں یا دو کلموں میں ہر دو ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں جیسے ءَ اَلٰہٌ مَّعَ اللّٰہ، جَآءَ اَحَدٌ

باب احکام الھمزۃ المفردۃ

(۱) لفظ شَیْءٌ میں (ی) پر اور لامِ تعریف کے بعد ہمزۂ قطعی ہو تو لام پر صرف سکتہ کرتے ہیں جیسے شَیْءٌ، اَلْاَرْض اس کو سکتہ متصل کہتے ہیں (۲) کسی حرف صحیح ساکن متطرفہ کے بعد ہمزۂ قطعی واقع ہو تو سکتہ اور بلا سکتہ دونوں وجہ پڑھتے ہیں جیسے مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا، مَنْ اٰمَنَ اس کو سکتہ منفصل کہتے ہیں۔

(۱) لفظ شَیْءٌ میں (ی) پر اور لامِ تعریف کے بعد ہمزۂ قطعی ہو تو لام پر سکتہ مثل خلف اور عدم سکتہ مثل دوسرے قراء دونوں وجہ پڑھتے ہیں جیسے شَیْءٌ، اَلْاٰخِرَۃ اس کو سکتہ متصل کہتے ہیں (۲) کسی حرف صحیح ساکن متطرفہ کے بعد ہمزۂ قطعی واقع ہو تو صرف بلا سکتہ پڑھتے ہیں جیسے عَلَیْھِمْ ءَاٰیٰتِنَا وغیرہ اس کو سکتہ منفصل کہتے ہیں۔

باب الادغام

دالِ قَدْ کا ادغام (ذ، ز، س، ش، ص، ض، ظ، ج) میں

کرتے ہیں جن کے امثلہ ذیل میں مندرج ہیں لَقَدْ ذَرَأْنَا، لَقَدْ زَيَّنَّا،
مَا قَدْ سَلَفَ، قَدْ شَغَفَهَا، فَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ، قَدْ ضَلَّ، فَقَدْ
ظَلَمَ، وَقَدْ جَمَعُوا۔ تاءِ تانیث کا ادغام (ث، ج،
ز، س، ص، ظ) میں کرتے ہیں جن کے امثلہ درج ذیل ہیں۔ رَحُبَتْ
ثَمَّ، نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ، خَبَتْ زِدْنَاهُمْ، وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ
حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ، حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا۔ لامِ ھَل و بَل
کا ادغام (ت، ث، س) میں کرتے ہیں امثلہ درج ذیل ہیں وَهَلْ
تَعْلَمُ، بَلْ تُؤْثِرُونَ۔ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ، بَلْ سَوَّلَتْ، لَبِثْتَ
و لَبِثْتُمْ کی ثا کا تا میں، یُرِدْ ثَوَابَ کی دال کا ثا میں، سورہ
اعراف و زخرف کے اُورِثْتُمُوهَا کی ثا کا تا میں سورہ غافر و
دخان کے عُذْتُ بِرَبِّي کی ذال کا تا میں سورہ طٰہٰ کے فَنَبَذْتُهَا
کی ذال کا تا میں اِتَّخَذْتُمْ و لَاتَّخَذْتَ و اَخَذْتُ و اِتَّخَذْتَ کی ذال کا تا میں ادغام کرتے ہیں

ذال اِذْ کا ادغام (د، ت) میں کرتے
ہیں مثلاً اِذْ دَخَلْتَ، اِذْ تَخْلُقُ
نون ساکن یا نون تنوین کے بعد و، ی
آجائیں تو ادغام بلاغنہ کرتے ہیں مثلاً
مِنْ وَالٍ۔ فَمَنْ يَعْمَلْ

ذال اذ کا ادغام (ت، د، ز)
س، ص، میں کرتے ہیں مثلاً
اِذْ تَقُولُ، اِذْ دَخَلُوا، وَاِذْ زَيَّنَ
اِذْ سَمِعْتُمُوهُ، اِذْ صَرَفْنَا۔ سورہ
نساء میں بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا
میں لامِ بل کا طبع کی طا میں
ادغام و بلا ادغام (اظہار) ہر دو

وجہ مروی ہیں۔ یلہث یا بنی ارکب
معنا میں ثا اور کب کے با کا ادغام [illegible]
[illegible] دو وجہ مروی ہیں۔
با کا فا [illegible] ہر جگہ ادغام کرتے
ہیں جیسے [illegible] نخسف [illegible] سورہ
حجرات کے ومن لم یتب فاولئک
میں لم یتب کی
با کا فا [illegible] فا میں ادغام [illegible]

بَابُ الْفَتْحِ وَالْإِمَالَة

امام حمزہ و کسائی کا مذہب [illegible]
وہ اسم و فعل جس کے آخر میں یا [illegible]
ہے اگر اسم ہو تو اس کی تثنیہ [illegible] اور فعل ہو تو [illegible]
فتی، ھدی، اشتری [illegible]
میں امالہ کرتے ہیں [illegible]
عیسیٰ، موسیٰ [illegible]
[illegible] التقوی، ذکری، دنیا [illegible]
[illegible] سکاری وغیرہ [illegible]
[illegible] مصحف عثمانی [illegible]

یا حسرتی، یا اسفی۔ اور وہ الف جو فعل کا لام کلمہ ہو یا اسم کا لیکن کلمہ لفظاً تین حرف سے زائد ہو،
گرچہ وہ الف واؤ سے بدلا ہوا ہو جیسے تتلٰی، اُدنٰی، اعلٰی، یزکّٰھا وغیرہ کلمات ذیل الربٰوا،
والیحیٰ، امات واحیی واؤ کے ساتھ لکھا گیا، الضحٰی، وضحٰھا، القوٰی، نجم، رحمی
زانیل، ہنخاب، خاق، حاق، زاغ، شماءجاء، زاد،
ران (ضمیر کیساتھ ہوں یا بغیر ضمیر) سوائے اذا، اغتِ الابصار، احزٰب، اثم
تماعھم الابصار، ... کلاھم، اعمیٰ (اسرائیل)، آتٰی (استفہامیہ) متٰی،
عسٰی، بلٰی (سوائے لدی، مازکٰی، الٰی، حتٰی، علٰی) اوران گیارہ سورتوں طٰہٰ،
والنجم، معارج، قیامہ، نازعات، عبس، اعلٰی، والشمس،
والضحٰی، واللیل، علق کے الفات خواہ وہ منقلب یا ہوں یا واو (لیکن مون منقلب)
سے بدلے ہوئے ہوں جیسے شمسا، ضنکا وغیرہ (یہ اللہ کبری (انجماع کرتے
ہیں التورٰیۃ، الدوار، القہار، الابرار، الاشرار، راءمتطرفہ مجرورہ کے مثال
میں تقلیل کرتے ہیں۔

ناسی سورہ فصّلت دامر کے الف نون میں الخلاف اور انا اتیک سورہ نمل میں دو جگہ بالخلاف اللہ کبری کرتے ہیں	ناسی سورہ فصّلت دامر کے صرف الف میں بلاخلاف اور اتیک سورہ نمل میں دو جگہ بخلاف اللہ کبری کرتے ہیں۔

باب الوقف حمزہ وھشام

جو ہمزہ اول کلمہ یا آخر کلمہ میں واقع نہ ہو اس ہمزہ کو متوسط کہتے ہیں۔ جو ہمزہ آخر کلمہ میں واقع ہو
اس ہمزہ کو متطرفہ کہتے ہیں۔ ہمزہ متطرفہ میں ھشام اوی ذات الرحمن علیہ تعالی تمام
حمزہ کوفی کے ساتھ وقف متفق ہیں۔ ہمزہ متوسط میں وقفاً ان سے منقول نہیں۔

ہمزہ متطرفہ میں حمزہ و ھشام اس ہمزہ کی تخفیف تسہیل یا بدل یا نقل بحرکت و حذف
ہمزہ کی صورت میں کرتے ہیں۔ ہمزہ متطرفہ کا سکون وقفاً سکون اصلی ہوگا یا سکون عارضی۔
سکون اصلی میں ہمزہ وصلاً و وقفاً ہر حالت میں ساکن رہتا ہے۔ سکون عارضی میں ہمزہ
وصلاً متحرک اور وقفاً ساکن رہتا ہے۔
(۱) ہمزہ متطرفہ موقوفہ کا سکون اصلی ہو یا عارضی اس کے پہلے کوئی حرف متحرک ہو تو صورت
میں اس کو موافقت حرکت ماقبل حرف مد سے بدلتے ہیں جیسے اقرأ، ھیّئ
الملأ، یستھزئ وغیرہ۔ قرآن شریف میں ایسا کوئی ہمزہ ساکنہ متطرفہ وقفاً و
وصلاً نہیں آیا جس کا ماقبل مضموم ہو۔ (۲) ہمزہ متطرفہ موقوفہ کا ماقبل ساکن ہو تو حسب ذیل
عمل ہوگا (۱) اگر ماقبل الف ساکن ہو تو ہمزہ مفتوحہ کو الف سے بدل کر طول توسط قصر سے
پڑھینگے اور ہمزہ مضمومہ و مکسورہ ہونے کی صورت میں تسہیل مع الروم بھی مد و قصر کے
ساتھ ہوگی اور یہ ہر ایک اپنے اصول پر ہوں گے جیسے جاءَ، الماءِ، السفہاءُ
وغیرہ (۲) اگر (و، ی) مدہ ہوں تو ہمزہ کو بلحاظ حرکت ماقبل حرف مد سے بدل کر
مع ادغام وقف کریں گے جیسے سُوْءٍ، بریءٌ وغیرہ۔
(۳) اگر ہمزہ متطرفہ موقوفہ کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو بنقل حرکت وقف
ہوگا جیسے مِلءُ، المرءِ وغیرہ۔
(۴) اگر حرف لین ہو تو ہر دو حکم جاری ہوں گے (وقف بہ نقل حرکت و وقف
ابدال ہمزہ بہ حرف لین مع ادغام) جیسے سَوْءَ، شَیْءٍ وغیرہ۔

قواعد وقف حمزہ منفرد علی الہمزہ

(۱) کلمہ موقوفہ میں ہمزہ متوسطہ متحرکہ کے ماقبل الف ساکن ہو تو صرف ہمزہ مفتوحہ

بین الالف والہمزہ، ہمزۂ مکسورہ کی بین الیاء والہمزہ و ہمزۂ مضمومہ کی بین الواو والہمزہ تسہیل
مع المد والقصر کریں گے جیسے جاءَ ھُمْ، اِسْرَاۤءِیْل، نِسَاۤؤُکُمْ وغیرہ۔
(۲) کلمۂ موقوفہ میں ہمزۂ متوسطہ متحرکہ کے قبل (واو یا یاء) مدہ ہوں تو ہمزۂ متحرکہ کو واو
یا یاء سے بدل کر ادغام کریں گے جیسے سَیِّئَتْ خَطِیْٓئَتُہٗ، السُّوۡٓاٰی، سُوْٓءَ اَوْ وغیرہ
(۳) کلمۂ موقوفہ میں ہمزۂ متوسطہ متحرکہ کے قبل (واو یا یاء) لینہ ہو تو ہمزہ کے ابدال مع
ادغام کے علاوہ نقل بھی ہوگی جیسے شَیْئًا، سَوْءَ وغیرہ (۴) کلمۂ موقوفہ میں ہمزۂ متوسطہ
متحرکہ کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو صرف نقل حرکت ہوگی جیسے لَا تَسْئَلْ وغیرہ
(۵) کلمۂ موقوفہ میں ہمزۂ متوسطہ خود ساکن ہو تو ہمزہ کا بمناسبت حرکت ماقبل صرف
حرف مد سے ابدال ہوگا جیسے بِئْسَ، یُؤْمِنُ، مُؤْمِنٌ وغیرہ (۶) کلمۂ موقوفہ میں
ہمزۂ متوسطہ خود متحرک ہو تو وہ (۹) قسم پر ہوگا۔ (i) ہمزۂ مفتوحہ بعد حرکات ثلثہ
جیسے سَاَلْتُھُمْ، یُؤَیِّدُ، خَاطِئَۃً (ii) ہمزۂ مکسورہ بعد حرکات ثلثہ جیسے
بَئِیْسٍ، خَاطِئِیْنَ، سُئِلُوْا (iii) ہمزۂ مضمومہ بعد حرکات ثلثہ جیسے تَؤُزُّ
مُسْتَھْزِءُوْنَ، بِرُءُوْسِکُمْ۔ ہمزۂ مفتوحہ بعد کسرہ کے یا سے اور بعد ضمہ کے
واو سے بدل کریں گے جیسے بِاٰیٰتِ، یُؤَخِّرُ وغیرہ۔ اور بقیہ (۷) اقسام
اقسام میں صرف تسہیل مفتوحہ بعد فتحہ کی بین الہمزہ والالف، مکسورہ بعد حرکات
ثلثہ کی بین الہمزہ والیاء اور مضمومہ بعد حرکات ثلثہ کی بین الہمزہ والواو ہوگی۔ لیکن ہمزۂ
مضمومہ بعد کسرہ کے اور ہمزۂ مکسورہ بعد ضمہ کے ہو تو علاوہ تسہیل کے بدل بھی ہوگا
جیسے مُسْتَھْزِءُوْنَ، سُئِلُوْا۔ (۷) اگر کلمۂ موقوفہ میں ہمزۂ متوسطہ رسم الخط
میں بے صورت ہو یا کسرہ یا واو کے درمیان ہو تو حذف بھی جائز ہے جیسے مُسْتَھْزِءُوْنَ

اَنْۢبِئُوْنِیْ وغیرہ (۸) اور رسم الخط کے اعتبار سے بدل بھی جائز ہے جیسے ھُزُوًا وغیرہ (۹) آلْٰٔنَ
فصل اگر سکتہ متصل پر وقف ہو تو حمزہ کیلئے نقل ادغام ہوگی جیسے اَلْاَرْضُ، خَلَا، دِعدم
سکتہ پر وقف نہیں کرتے صرف نقل پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اگر سکتہ منفصل پر
وقف ہو تو سوائے میم جمع اور حرف مد کے حمزہ کیلئے نقل زائد ہوگی۔ اگر کلمۂ موقوفہ
میں ہمزۂ متوسط حروف زائدہ کے ساتھ ہو تو اس ہمزہ کو دو حکم (تحقیق و تسہیل)
دیے جائیں گے۔ فائدہ حروف زائدہ ذیل میں درج ہیں۔
بِ، لِ، وَ، فَ، سَ، کَ، یٰ، ھٰ

قواعد قرأۃ امام علی کسائی

دوری کسائی — ابو الحارث لیث

باب البسملہ

دو سورتوں کے درمیان سوائے سورہ توبہ بسم اللہ پڑھتے ہیں۔

سورۃ ام القرآن

میم جمع جو ماقبل ساکن کے ہو اور مابعد ھا جس کے قبل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو
ضمہ ھاء میم سے وصلاً پڑھتے ہیں اور وقفاً مثل دیگر قراء کسرہ ھا سے
ادا کرتے ہیں جیسے عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ، بِھِمُ الْاَسْبَابُ۔

باب المدود

متصل و منفصل میں صرف توسط پڑھتے ہیں

باب الھمزتین فی کلمۃ و من کلمتین

اگر دو ہمزہ ایک ہی کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہو جائیں تو دونوں ہمزہ کی تحقیق بلا ادخال

نوٹ: ہمزہ متوسطہ موقوفہ میں (۱) اگر میم جمع کے بعد ہمزہ واقع ہو تو حمزہ نقل ...

ف بین الہمزہ نہیں کرتے ہیں، سوائے ان دو ہمزہ کے جو ایک ہی کلمہ میں ہوں جیسے ءَاسْتَغْفَرْتَ لَہُمْ
دوسرا لام تعریف ہو تو ہمزہ ثانیہ لام تعریف کو پہلے الف سے بدل کر مد لازم کے ساتھ تسہیل
بین الالف والہمزہ ہر دو وجوہ سے پڑھتے ہیں جیسے ءٰالذَّكَرَیْنِ، ءٰاللّٰہُ، ءٰالْـٰٔنَ

باب الادغام

ذال اِذْ کا ادغام ت، ز، ص، د، س، ش میں کرتے ہیں جیسے اِذْ تَبَرَّءَ الَّذِیْنَ، اِذْ زَیَّنَ، اِذْ صَرَفْنَا، اِذْ دَخَلُوْا، اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ وغیرہ
دال قَدْ کا ادغام س، ذ، ض، ظ، ز، ج، ص، ش میں کرتے ہیں جیسے قَدْ سَاَلَهَا، لَقَدْ ذَرَاْنَا، فَقَدْ ضَلَّ، فَقَدْ ظَلَمَ، وَلَقَدْ زَیَّنَّا، قَدْ جَمَعُوْا، لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ، قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا۔ تائے تانیث کا ادغام ج، ث، ز، س، ص، ظ میں کرتے ہیں جیسے نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ، كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ، خَبَتْ زِدْنٰهُمْ، اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ، حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ، كَانَتْ ظَالِمَةً۔ لامِ قُلْ کا ادغام صرف را میں کرتے ہیں جیسے قُلْ رَّبِّیْ۔ لامِ ہَلْ کا ادغام ت، ث، ر، ن میں کرتے ہیں جیسے ہَلْ تَعْلَمُ، ہَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ، ہَلْ تَرٰی، ہَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ
لامِ بَلْ کا ادغام ت، ر، ز، س، ض، ط، ظ، ن میں کرتے ہیں جیسے بَلْ تَاْتِیْهِمْ، بَلْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ، بَلْ زَعَمْتُمْ، بَلْ سَوَّلَتْ، بَلْ ضَلُّوْا، بَلْ ظَنَنْتُمْ، بَلْ نَتَّبِعُ
بائے مجزومہ کا ادغام فا میں ہر جگہ کرتے ہیں جیسے یَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ، اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ وغیرہ۔
فائے مجزومہ کا با میں صرف ایک ہی جگہ سورۂ سبا، اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ میں کرتے ہیں۔

لَبِثْتَ، لَبِثْتُ، لَبِثْتُمْ کی ثا کا تا میں جہاں کہیں ہو، اُوْرِثْتُمُوْہَا کی ثا کا تا میں صرف سورۂ اعراف و زخرف میں، یُرِدْ ثَوَابَ کی دال کا ثواب کی ثا میں ہر جگہ، اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ کی ذال کا تا میں صرف سورۂ غافر و دخان میں، فَنَبَذْتُهَا کی ذال کا تا میں سورۂ طٰہٰ کے اِتَّخَذْتُمْ، اَخَذْتُمْ، اَخَذْتُ کی ذال کا تا میں سورۂ ہود کے یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا کی با کا میم میں اور سورۂ بقرہ کے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ کی با کا میم میں ادغام کرتے ہیں۔

یَفْعَلْ ذٰلِكَ کی لامِ مجزومہ کا ذٰلِكَ کی ذال میں سورۂ بقرہ و آل عمران و فرقان و منافقون میں ایک ایک جگہ اور نساء میں دو جگہ (کل ۶ جگہ) ادغام کرتے ہیں۔

باب الفتح والامالة

امام کسائی کوفی کا مذہب صرف امالہ کبریٰ ہے جس کو اضجاع یا امالہ محضہ بھی کہتے ہیں۔ اسما و افعال میں امالہ کیلئے ذوات الیاء ہونا شرط ہے [illegible] صیغہ تثنیہ میں اور افعال کے صیغہ متکلم میں یا ہو تو یائی ہیں اگر واو ہو تو واوی ہیں ان کے امثلہ سابق گزر چکے ہیں تمام اسما و افعال ذوات الیا کے الف مبدلہ میں۔ ان الف زائدہ میں جو علامت تانیث ہو اور فَعْلٰی، فِعْلٰی، فُعْلٰی کے وزن پر ہو جیسے تَقْوٰی، شَتّٰی، اَسْرٰی، سَكْرٰی، اِحْدٰی، سِیْمَا، شِعْرٰی، ذِكْرٰی، دُنْیَا، اُخْرٰی، بُشْرٰی، كُبْرٰی وغیرہ ان اسما میں جو ان کے وزن پر ہوں جیسے مُوْسٰی، عِیْسٰی، یَحْیٰی وغیرہ ان الف تانیث میں جو فَعَالٰی، فُعَالٰی کے وزن پر

جیسے کُسَالٰی، اُخْرٰی، ... یَتٰمٰی، اَیَامٰی، نَصٰرٰی وغیرہ اس الف میں جو فعل
یا اسم کا لام کلمہ ہو اور کلمہ تین حرف سے زائد ہو جیسے تَتْلٰی، یُدْعٰی، اَدْنٰی، اَعْلٰی وغیرہ
سورۃ الشمس کے کلمہ تَلٰهَا، طَحٰهَا۔ سورۃ الضحٰی کے کلمہ سَجٰی، سورۃ
النازعات کے کلمہ دَحٰهَا، کلمات ضُحٰهَا، الضُّحٰی، الرِّبٰوا، القُوٰی میں
یہ سب کلمات یاوی ہیں ان کے الف پر جو اسم کے آخر میں بصورت یا مرسوم
ہو خواہ اصلی یا مبدلہ ہو یا جیسے یٰوَیْلَتٰی، یٰاَسَفٰی، یٰحَسْرَتٰی وغیرہ
سوائے الفاظ الدی، مازکی، علی، حتی، الی کے حروف میں سے اَنّٰی استفہامیہ
ہو یا تثنیہ میں مفرد مذکر ... بلٰی، متٰی، عسٰی وغیرہ تمام ذوات الیاء
جس راء کے بعد الف بصورت یا مرسوم ہو جیسے اَلْقُرٰی، اَدْرٰی، اَسْرٰی، نَرٰی
ذِکْرٰی، بُشْرٰی، اُخْرٰی وغیرہ ان کی ... سورتوں (طٰهٰ، نجم، معارج،
قیامہ، والنازعات، یٰسٓ، الاعلٰی، والشمس، واللیل، والضحٰی،
علق) کے ... آیات (...) ... خواہ مبدلہ یا مرسوم ... یا اور الفاظ
... یا الف ... میں ... کے ہر صورت میں نقطہ ...
... حرف مضاف ہو یا متکلم کی طرف ہر صورت میں لفظ خطایا کم
خطایانا ... خطایاکم سورۃ جاثیہ کے لفظ مَحْیَاهُم سورۃ آل عمران
کے لفظ تُقٰتِهٖ سورۃ انعام کے لفظ قَدْ هَدٰنِ سورۃ ابراہیم کے لفظ
مَنْ عَصَانِیْ سورۃ کہف کے لفظ وَمَا اَنْسٰنِیْهُ سورۃ مریم کے لفظ اٰتٰنِیَ
الْکِتٰبَ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ سورۃ نمل کے لفظ فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ سورۃ
انفال کے لفظ مَرْضٰی، سورۃ مطففین کے دونوں لفظ اَعْمٰی سورۃ تطفیف کے لفظ

بَلْ رَانَ (سورۃ فصلت کے لفظ نَاٰی بِجَانِبِهٖ، سورۃ اسرا کے لفظ نَاٰی دونوں
کے زِن اور الف میں) سورۃ احزاب کے لفظ اِنٰهُ، سورۃ اسرا کے لفظ کِلٰهُمَا التَّوْرٰىة
هَارٍ، الْاَبْرَارِ۔ وغیرہ اور حروف مقطعات میں سے رَا، ہا، یا، طا، حا اور ...
کی را، ہا ... میں امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔
... بحالت تنوین یا بحالت وصل جیسے هُدًی، مُوْسَی، وَحْیٌ،
مُفْتَرًی، الْاَقْصَی الَّذِیْ، مُوْسَی الْکِتٰبَ، الْقُرَی الَّتِیْ وغیرہ میں بحالت
وصل امالہ ہوگا۔ لیکن جب ان پر وقف کیا جائے تو امالہ ہوگا۔
اگر ہاء تانیث کے قبل جیسے نِعْمَةٌ، زِیْنَةٌ، الْمَوْدَّةُ، شَمْس سے کوئی حرف
... امالہ کبریٰ کرتے ہیں جیسے نِعْمَةٌ، جَنَّةٌ وغیرہ اور اگر خُصّ
ضَغْطٍ قِظْ، حاع سے ہو تو فتح سے پڑھتے ہیں جیسے بَسْطَةٌ، الصَّلٰوةُ
حَاقَّةٌ، الْقَارِعَةُ وغیرہ۔
اور اگر حروف اکھر سے کوئی حرف جس کے ماقبل کسرہ یا یاء ساکنہ ہو آئے تو
امالہ کبریٰ کرتے ہیں جیسے ... ایکہ ... فتح پڑھتے ہیں جیسے عِبَارَةٌ
مَالِکَةٌ وغیرہ۔
لیکن ایک طریق سے سوائے الف کے جملہ حروف میں ہاء تانیث کے ماقبل
حروف میں امالہ کیا جاتا ہے۔

ہر وہ کلمہ جس میں دو راء جمع ہوں اور ان دونوں راء کے درمیان الف ہو اور اس الف کے بعد راء مکسورہ ہو جیسے قَرَارٍ،	الْکٰفِرِیْنَ، کٰفِرِیْنَ کی راء کے بعد یا یہاں بھی ہو ~~...~~ ... ہر الف جس کے بعد راء متطرفہ مجرورہ ہو

الْاَبْرَارِ، الْاَشْرَارِ وغیرہ میں امالہ کبری کرتے ہیں۔

ہو جیسے اَنْصَارِهِمْ، النَّاسِ بِدِینَارٍ، الْاَبْرَارِ وغیرہ، اور الفاظ فِیْ اٰذَانِهِمْ فِیْ اٰذَانِنَا، طُغْیَانِهِمْ جہاں بھی ہیں سورہ یوسف کے لفظ مَثْوَایَ، سورہ انعام کے لفظ مَحْیَایَ، سورہ نور کے لفظ کَمِشْکٰوةٍ، سورہ طٰہٰ و بقرہ کے لفظ هُدَایَ، سورہ یوسف کے پہلے رُؤْیَاكَ، بَارِئِکُمْ سورہ بقرہ میں دو جگہ، اَلْبَارِئُ سورہ حشر میں، سُکٰرٰی دونوں سورہ نساء میں، جَبَّارِیْنَ سورہ مائدہ و شعراء میں، اَنْصَارِیْ سورہ آل عمران و صف میں، سَارِعُوْا یُسَارِعُوْنَ، نُسَارِعُ، الْجَوَارِ جہاں بھی ہوں امالہ کبری کرتے ہیں۔ سورہ مائدہ کے یُوَارِیْ، فَاُوَارِیَ میں دو وجہ فتح و امالہ مروی ہیں۔

باب التکبیر

ورودِ تکبیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ۱۵ دن (بقول ابن جریج ۱۲ دن) وحی رکی ہوئی رہی، مشرکین مکہ نے محض

گمراہی اور بغض و عناد آپ پر طعنہ زنی شروع کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ان سے ناراض اور رک گیا ہے۔ آپ مشرکین مکہ کی جھوٹ و بغض و عناد کے ثابت کرنے کے لیے وحی کا انتظار فرما رہے تھے، جوں ہی جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر تشریف لائے تو آپ نے فرط خوشی میں اور اللہ تعالی کی عظمت و جلال و تشکر اور تکذیب مشرکین مکہ کے ثبوت میں حسب دستور عرب تکبیر اللہ اکبر ادا فرمائی۔

تکبیر کہنا سنت ہے۔ تکبیر بروایت بزی راوی اول امام عبد اللہ بن کثیر مکی از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ باسناد صحیح مروی ہے۔ تکبیر کہنا تمام قراء و علماء و ائمہ اہل مکہ کا تعامل ہے اور اس تعامل کا فیض اتنا ساری و جاری ہوا کہ تواتر کی حد تک پہنچ گیا۔ بقول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جس شخص نے تکبیر ترک کیا بیشک اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن سے ایک سنت ادا ترک کیا۔ بنا بریں تکبیر کہنا سنت ہے۔ دیگر قراء بھی جن کے یہاں تکبیر مروی نہیں اتباعاً اس سنت کی تکبیر فرماتے ہیں۔

تکبیر کس مقام سے کس مقام تک کہنی چاہیے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ لیل کے بعد سے وحی رکی رہی۔ جس وقت جبرئیل علیہ السلام سورہ والضحی کی وحی لیکر آپ کے پاس تشریف لائے اور سورہ سنا چکے اس وقت آپ نے فرط خوشی میں اللہ تعالی کی عظمت و جلال و تشکر اور مشرکین مکہ کی تکذیب کے اظہار میں تکبیر ادا فرمائی۔ چونکہ آپ نے تکبیر جبرئیل علیہ السلام سورہ سنا چکنے پر ادا فرمائی اس لیے تکبیر سورہ والضحی کے بعد سورہ الم نشرح سے پیشتر ہوگی۔ پھر آپ تکبیر ادا فرمانے کے بعد جبرئیل علیہ السلام کو سورہ والضحی

شانا شروع فرمایا اس لیے تکبیر سورہ ضحیٰ سے پیشتر ہوگی جو حضرات سورہ
الم نشرح کے پیشتر سے تکبیر شروع فرماتے ہیں وہ سورہ ناس کے
آخر پر تکبیر ختم فرماتے ہیں۔ اور جو حضرات سورہ والضحیٰ کے پیشتر سے
تکبیر شروع فرماتے ہیں وہ سورہ ناس کے آخر پر تکبیر نہیں کہتے لیکن جمہور
قراء کا تعامل تکبیر سورہ والضحیٰ کے پیشتر سے سورہ ناس کے آخر تک
ہے اور یہی مستحسن قرار پایا ہے۔

تہلیل و تحمید۔ ابن حباب کے طرق سے بروایت بزی تہلیل بھی مروی ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا لیکن تہلیل تکبیر کے پہلے ہوگی تکبیر کے بعد صحیح نہیں۔ وہ اس طرح لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔ بلحاظ مد منفصل تہلیل میں تعظیماً مد (توسط) بھی ہوگا۔

ابن حباب ابو طاہر عبد الواحد کے طرق سے بروایت بزی، تحمید یعنی وللہ الحمد کہنا بھی مروی ہے۔ وہ اس طرح لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

حذف تحمید یا تکبیر کے ساتھ بغیر تہلیل کے درست نہیں ہے اس میں بھی بلحاظ مد منفصل دو وجہ قصر و مد (توسط) کی ہونگی۔

فائدہ۔ سورہ کا آخر ساکن ہو تو وصلاً ارتفاع سکون ساکن کسرہ سے پڑھینگے مثلاً فحدث اللہ اکبر، اسی طرح اگر سورہ کا آخر منون ہو تو نون تنوین کو بھی وصلاً کسرہ دیکر پڑھینگے مثلاً تواباً ن اللہ اکبر، لخبیرن اللہ اکبر، مسدن اللہ اکبر وغیرہ اور اگر سورہ کا آخر ضمیر ہائے کنایہ ہو تو وصلاً

حذف صلہ کے ساتھ پڑھینگے مثلاً ربہ اللہ اکبر وغیرہ۔ ماسوا ان کے سورہ کے آخر میں جو بھی حرکت ہو وصلاً اسی حرکت کے ساتھ وصل کرکے پڑھینگے۔

بسم اللہ کے لام جلالہ کی تفخیم و ترقیق ماقبل کی حرکت کے تابع رہیگی۔

وجوہات تکبیر **پہلی صورت** (i) تعوذ کی تکبیر و تسمیہ کے ساتھ (۸) آٹھ وجوہ ہوں گی (ii) علی ہذا تہلیل کے بھی لیکن مد منفصل کے قصر و مد (توسط) کی وجہ سے آٹھ کی دوگنی سولہ (۱۶) وجوہ ہوں گی۔

(iii) ایسا ہی تحمید کے ساتھ بھی تہلیل کے قصر و مد کی سبب سولہ ۱۶ وجوہ ہونگی۔

دوسری صورت (i) تکبیر سورہ والضحیٰ سے پیشتر کہی جائے تو تکبیر مع تسمیہ سورہ والضحیٰ کے ساتھ پانچ وجوہ ہوں گی۔

(ii) علی ہذا تہلیل کے ساتھ مد منفصل کے قصر و مد کے باعث دس ۱۰ وجوہ ہونگی۔

(iii) ایسے ہی تحمید کے ساتھ تہلیل کے قصر و مد کی وجہ دس ۱۰ وجوہ ہونگی۔

تیسری صورت (i) ابن بسورتین تکبیر مع تسمیہ کی سات ۷ وجوہ ہونگی۔

(ii) تہلیل کے مد منفصل کے قصر و مد کیساتھ تکبیر کی دوگنی چودہ ۱۴ وجوہ ہونگی

(iii) ایسا ہی تحمید کی بھی مد منفصل کے قصر و مد کے لحاظ سے چودہ ۱۴ وجوہ ہونگی۔

چوتھی صورت (i) سورہ ناس کے اختتام پر تکبیر مع تسمیہ صرف پانچ ۵ وجوہ ہونگی

ii تہلیل کا بھی مد منفصل کے قصر و مد کے سبب پانچ کی دوگنی دس ۱۰ وجوہ ہونگی۔

iii تحمید کی بھی مد منفصل کے قصر و مد کی بناء پر مثل تہلیل دس ۱۰ وجوہ ہونگی

(نوٹ) ہر ایک صورت کی جدول مع تفصیل وجوہ درج ذیل ہے۔

پہلی صورت کی جدول (۱)

شمارہ	تعوذ	تکبیر	تسمیہ	کیفیت
۱	وقف	وقف	وقف	(۱) تہلیل مع تکبیر کی بلحاظ قصر وتوسط مدِ منفصل ۱۶ وجوہ ہونگے۔ (۲) تحمید مع تہلیل وتکبیر کی بلحاظ قصر وتوسط مدِ منفصل ۱۶ وجوہ ہونگی۔
۲	وقف	وقف	وصل	
۳	وقف	وصل	وقف	
۴	وقف	وصل	وصل	
۵	وصل	وقف	وقف	
۶	وصل	وقف	وصل	
۷	وصل	وصل	وقف	
۸	وصل	وصل	وصل	

دوسری صورت کی جدول (۲)

شمارہ	سورۂ لیل	تکبیر	تسمیہ	کیفیت
۱	وقف	وقف	وقف	(۱) تہلیل مع تکبیر کی بلحاظ مدِ منفصل قصر و توسط (۱۰) وجوہ ہونگی۔
۲	وقف	وقف	وصل	

شمارہ	سورۂ لیل	تکبیر	تسمیہ	کیفیت
۳	وقف	وصل	وقف	(۲) تحمید مع تہلیل وتکبیر کی بھی بلحاظ مدِ منفصل (۱۰) وجوہ ہونگی۔
۴	وقف	وصل	وصل	
۵	وصل	وصل	وصل	

تیسری صورت کی جدول (۳)

شمارہ	سورۂ	تکبیر	بسملہ	کیفیت
۱	وقف	وقف	وقف	(۱) تہلیل مع تکبیر کی بلحاظ مدِ منفصل (۱۴) وجوہ ہونگی (۲) تحمید مع تہلیل وتکبیر کی بلحاظ مدِ منفصل (۱۴) وجوہ ہونگی۔
۲	وقف	وقف	وصل	
۳	وقف	وصل	وقف	
۴	وقف	وصل	وصل	
۵	وصل	وقف	وقف	
۶	وصل	وقف	وصل	
۷	وصل	وصل	وصل	

چوتھی صورت کی جدول (۴)

شمارہ	سورۂ ناس	تکبیر	بسملہ	کیفیت
۱	وقف	وقف	وقف	(۱) تہلیل مع تکبیر کی بلحاظ مد

۲	وقف	وقف	وصل	منفصل (۱۰) وجوہ اور
۳	وصل	وقف	وقف	(۲) تحمید مع تہلیل وتکبیر کی
۴	وصل	وقف	وصل	مجموعاً منفصل (۱۰)
۵	وصل	وصل	وصل	وجوہ ہوں گی ۔

تقریظ

از شیخ محترم مجددِ فن ناظر القراء دکن مولانا مقری میر روشن علی حسینی مدظلہ العالی

ناچیز نے محب صادق حکیم مولوی قاری ریاض الدین احمد صاحب افتخار القراء کے مرتبہ اصول قرآت سبعہ بالاستیعاب سنے پُر از اوصاف پائے خدا تعالیٰ ان کی اس سعی کو طلبہ کیلئے بابرکت فرمائے ۔ المرقوم فی لیلۃ القدر ۱۳[illegible]ھ

خادم قرآت قرآنی

میر روشن علی حسینی